نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

قادیانیت یا زہریلے سانپ کی ہلتی دُم

قادیانی باپ بیٹے کا قبولِ اسلام

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org
http://www. Khatme-nubuwwat.org.pk

4

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

16 تا 19 2000ء

جیئیں اسلام کی خاطر
مریں اسلام کی خاطر

شہیدِ اسلام
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ

باسعادت زندگی
باسعادت موت

قیمت: ۵ روپے

اگر کسی نے دوران سفر پورے فرائض پڑھے تو کیا نماز ہو جائے گی؟

س...... دوران سفر فرض کتنے پڑھیں؟ اگر ہم فرض پورے پڑھیں تو کیا نماز ہو جائے گی؟ خواہ مسئلہ کسی کو معلوم ہو یا نہیں؟

ج...... سفر میں چار رکعت والی نماز کی دو ہی رکعتیں فرض ہیں جو شخص چار رکعتیں پڑھے اس کی مثال ایسی ہوگی کہ کوئی فجر کی دو رکعتوں کے بجائے چار "فرض" پڑھنے لگے۔ ظاہر ہے کہ اس کی نماز نہیں ہوگی بلکہ دوبارہ لوٹانا واجب ہوگا۔

اگر مسافر امام نے چار رکعتیں پڑھائیں تو؟

س...... اگر مسافر امام ظہر کی نماز کو قصر کے بجائے پوری چار رکعت پڑھائے، مقیم مقتدیوں کی نماز درست ہے یا مقتدی نماز کو دوبارہ لوٹائیں؟ کیونکہ امام کے آخری دو رکعت نفل ہوتے ہیں اس لئے فرض نماز پڑھنے والوں کی نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے یا نہیں؟

ج...... امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مسافر کے لئے دو رکعتیں ایسی ہیں جیسے فجر کی دو رکعتیں، جس طرح فجر کی دو رکعتوں پر اضافہ جائز نہیں، اسی طرح مسافر کا ظہر، عصر اور عشا کی چار رکعتیں پڑھنا بھی جائز نہیں، جو مقیم ایسے امام کی اقتدا کریں گے ان کی نماز تو ظاہر ہے کہ نہیں ہوگی کیونکہ وہ دو رکعتوں میں نفل پڑھنے والے امام کی اقتدا کر رہے ہیں۔ اور خود امام اور اس کے مقتدی مسافروں کا حکم یہ ہے کہ اگر امام نے بھول کر چار رکعتیں پڑھی تھیں اور دوسری رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا اور دو رکعت پر قعدہ بھی کیا تھا تو فرض تو ادا ہو گیا لیکن یہ شخص گناہ گار ہوا۔ اس پر توبہ لازم ہے اور نماز کا اعادہ بھی واجب ہے۔

دوران سفر اگر سنتیں رہ جائیں تو کیا گناہ ہوگا؟

س...... اگر سفر میں ٹرین یا کسی اور سواری میں جلدی کی وجہ سے سنتیں نہ پڑھ سکے تو گناہ تو نہیں ہوگا؟

ج...... شرعی سفر میں اگر جلدی کی وجہ سے سنتیں چھوڑنی پڑیں تو کوئی حرج نہیں۔ اگر اطمینان کا موقع ہو تو پڑھ لینی چاہئیں۔

نوٹ: جب آدمی ایسی جگہ جانے کے ارادے سے نکلے جو اس کی بستی سے ۴۸ میل دور ہو تو یہ شرعی سفر ہوگا۔

قصر نماز میں التحیات، درود شریف اور دعا کے بعد سلام پھیرا جائے:

س...... سفر میں فرض نماز کی جو قصر پڑھتے ہیں یعنی چار رکعت کے بجائے صرف دو رکعت فرض پڑھے جاتے ہیں تو کیا دو رکعت کے بعد تشہد یعنی التحیات پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں یا پہلے دونوں درود شریف پڑھتے ہیں؟ اور پھر التحیات یعنی تشہد کے بعد سلام پھیرتے ہیں۔

ج...... جس طرح فجر کی نماز میں دو رکعت پر بیٹھ کر پہلے التحیات پھر درود شریف پھر دعا پڑھ کر سلام پھیرتے ہیں قصر نماز میں اسی طرح کرنا چاہئے۔ آپ کے سوال میں دو غلطیاں ہیں، ایک یہ کہ آپ نے لکھا ہے کہ: "پہلے دونوں درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر التحیات یعنی تشہد کے بعد سلام پھیرتے ہیں" حالانکہ التحیات پہلے پڑھی جاتی ہے اور درود شریف التحیات کے بعد پڑھا جاتا ہے۔ دوسری غلطی یہ کہ آپ نے "دونوں درود شریف" کا لفظ استعمال کیا ہے حالانکہ اللھم صلی اور اللھم بارک یہ دونوں مل کر ایک ہی درود شریف ہے۔

اگر مسافر کہیں قیام کرے تو مؤکدہ سنتیں پڑھنی ضروری ہیں؟

س...... نماز قصر کس طرح اور کتنی رکعت میں پڑھتے ہیں؟ تین مختلف آرا سننے میں آئی ہیں

۱:...... مسافرت میں فرائض کی قصر ہوگی یعنی سوائے نماز مغرب باقی نمازوں میں دو فرض، صبح کی نماز کی دو سنتیں اور عشا کے تین وتر بھی ضروری ہیں۔ مغرب کی نماز میں تین فرض ان کے مطابق نماز فجر کی دو سنتوں کے علاوہ دوسری نمازوں میں سنتیں نہیں پڑھتے۔

۲:...... سفر کے دوران یعنی ریل گاڑی، بس وغیرہ پر سفر کرتے ہوئے صرف فرائض قصر کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں، لیکن جب کہیں قیام کر لیا جائے تو سب مؤکدہ سنتیں بھی پڑھتے ہیں۔

۳:...... سفر کے دوران یا قیام (مسافرت میں) کے دوران مؤکدہ سنتیں نہیں چھوڑتے بلکہ فرائض تو قصر کے ساتھ پڑھتے ہیں، مگر سنتیں پوری پڑھتے ہیں؟

ج...... سفر میں سنتیں پڑھنا ضروری نہیں۔ البتہ فجر کی سنتیں کسی حال میں نہیں چھوڑنی چاہئیں۔ باقی سنتیں گنجائش ہو تو پڑھ لینا اچھا ہے نہ پڑھے تب بھی کوئی حرج نہیں۔

کیا سفر میں تہجد، اشراق وغیرہ پڑھ سکتے ہیں؟

س...... کیا سفر میں ہم اپنی نماز تہجد، اشراق، چاشت اور جمعہ کے دن صلوٰۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں؟

ج...... وقت اور فرصت ہو تو بلاشبہ پڑھ سکتے ہیں۔

سرپرست
حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

ہفت روزہ ختم نبوۃ

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۹ ... شمارہ

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان — مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری — مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی — مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

قانونی مشیر
حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ

کمپیوٹر کمپوزنگ — فیصل عرفان
ٹائٹل ڈیزائن — آرشد ختم

زر تعاون بیرون ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے — سالانہ ۲۵۰ روپے
ششماہی ۱۲۵ روپے

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۱۹۸۹ کراچی پاکستان ارسال کریں

اس شمارے میں

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے المیہ کی سازش بے نقاب کیوں نہیں؟ 4
نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم (جناب رحمت اللہ راہی) 6
حضرت لدھیانویؒ کی شہادت کا المیہ (مولانا مفتی محمد جمیل خان) 9
مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت (اداریہ "اخبار جہاں" کراچی) 13
جئیں اسلام کی خاطر، مریں اسلام کی خاطر (سید امین گیلانی) 15
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، باسعادت زندگی باسعادت موت (مولانا محمد زبیر) 16
قادیانیت یا زہریلے سانپ کی بلتی دم! (ڈاکٹر عبدالقدیر احمد قاسمی) 18
لاہور کی ڈائری (مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی) 20

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazoori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0171-737-8199

ناشر عزیز الرحمٰن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

(اداریہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے المیہ کی سازش بے نقاب کیوں نہیں؟

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاد حدیث، لسان شیخ المشائخؒ خواجہ خواجگان مولانا خان محمد صاحب، اقرأ روضۃ الاطفال کے نائب، کروڑوں انسانوں کے مرشد، ولی کامل حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے المیے کو آج ۲۱ دن گزر چکے ہیں جبکہ ان سطور کی اشاعت تک تقریباً ایک مہینہ ہو چکا ہوگا، لیکن تادم تحریر سازش کرنے والوں، اور گولی چلانے والے کرایہ کے قاتل، یا کسی تنظیم کے جوشیلے بے عقل قاتلوں کا کوئی سراغ نہیں مل سکا اور رفتہ رفتہ ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ قائد ملت لیاقت علی شہیدؒ، مولانا عبداللہ شہیدؒ، مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مفتی عبدالسمیع شہیدؒ کے قاتلوں کی طرح یہ راز بھی طشت ازبام نہ ہوگا اور ہمارے حکمران اس سانحہ کو بھی التوا میں ڈال دیں گے۔ روز اول سے ہم نے محسوس کیا کہ سول انتظامیہ اس سلسلے میں بالکل دلچسپی نہیں لے رہی، ہم نے کمشنر کراچی، ہوم سیکریٹری کی توجہ بار بار اس طرف دلوائی، کمشنر کراچی نے بار بار وعدہ کیا لیکن اس سلسلے میں جس ہنگامی تحقیقات اور خصوصی دلچسپی کی ضرورت تھی اس کا مظاہرہ نہیں کیا گیا بلکہ اس سے زیادہ ان واقعات کی طرف توجہ کی گئی جو اس دوران لوگوں نے عمارتوں کے جلانے کے سلسلے میں کیے تھے، اگر سول انتظامیہ اتنی بھی دلچسپی مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کے سانحہ کی سازش کو بے نقاب کرنے کے لئے کوتی تو قاتل کسی صورت میں علاقے سے بھاگ نہیں سکتے تھے، سوانتظامیہ کے رویہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قاتل آسمان سے ٹپکے تھے جو قتل کی واردات کر کے آسمان پر دوبارہ چلے گئے یا ان کو زمین کھا گئی۔ ان کا کوئی سراغ ہی انتظامیہ کو نہیں مل رہا، کبھی ہم سے پوچھتی ہے کہ آپ بتائیں تو ہم کوئی سراغ لگائیں، ہم کہتے ہیں کہ ہمیں معلوم ہوتا تو ہم ان کو قتل کرنے دیتے؟ آپ کی ایک نہیں دسیوں ایجنسیاں ہیں، ان سے سراغ لگوائیں، کیا ہم آپ کو قاتل طشتری میں رکھ کر پیش کریں؟ کور کمانڈر صاحب بھی یقین دلاتے ہیں کہ ہم بھرپور کوشش کر رہے ہیں، مگر ہم مایوس ہیں کیونکہ کوئی سراغ ہی نہیں مل رہا تو سازش کیسے بے نقاب ہوگی؟ اس سلسلے میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مفتی نظام الدین شامزئی کی صدارت میں فیصلہ کیا کہ تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے سربراہوں سے ملاقات کر کے حکومت پر دباؤ ڈالا جائے، اس سلسلے میں شاہ احمد نورانی، مولانا فضل الرحمن اور دیگر علمأ کرام کی مشاورت سے یہ طے پایا کہ تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کی ایک نمائندہ کانفرنس بلا کر قرارداد کے ذریعہ دباؤ ڈالا جائے اور آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جائے یا ایک مشترکہ جلسہ عام میں تمام سربراہان تقاریر کے ذریعہ حکومت کو متنبہ کریں اور حکومت کو وقت دیں اور اس کے بعد بھرپور احتجاج کریں۔ بہر حال اس سلسلہ میں ملاقاتوں کا مزید سلسلہ جاری ہے اور حکومت پر بھی ملاقاتوں کے ذریعہ دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں جولائی کے پہلے ہفتہ میں آل پارٹیز کانفرنس یا جلسہ عام منعقد کیا جائے گا، اس سلسلے میں ہم حکومت پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ مروجہ احتجاج نہیں ہو رہا، کوئی توڑ پھوڑ نہیں ہو رہی، کسی نے کچھ جلایا نہیں، بس سب نے تعزیت کی، جنازہ میں شرکت کرلی، اب کچھ نہیں ہوگا تو یہ اس کی بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے لاکھوں پیروکار علمأ کرام اور اپنے مرشد کے حکم کی وجہ سے خاموش ہیں۔ جب عظیم مجاہد کے ہزاروں رضاکار، جاں نثار افغانستان کی سرزمین پر جانوں کا نذرانہ پیش کر سکتے ہیں تو وہ اپنے علمأ کرام کے حکم پر کراچی کی سرزمین کو بھی اپنے خون سے سرخ کر سکتے ہیں، ایک ایک گلی میں یہ مجاہد قاتلوں کو ڈھونڈ سکتے ہیں، ایک ایک گھر سے نکال سکتے ہیں، مگر یہ طریقہ درست نہیں ہوگا کراچی میں قتل ہوا، اہل کراچی کی ذمہ داری ہے کہ قاتلوں کو نکال کر پیش کرے، بصورت دیگر اللہ تعالیٰ کے عبرتناک انجام سے نہیں بچ سکیں گے، کسی پارٹی یا گروہ کی یہ حرکت ہے تو اقرار کر کے توبہ کرے ورنہ ان کی نسلیں تک عبرتناک انجام سے نہ بچ سکیں گی۔ انشاء اللہ العزیز مولانا شہیدؒ کے قاتلوں کو تحت الثریٰ سے نکالا جائے گا۔

عبوری آئین میں "اسلامی" اور قادیانیت سے متعلق "دفعات" تاحال شامل نہیں ہوئیں

شہید ناموس رسالت ﷺ، شہید اسلام مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ نائب امیر مرکزیہ کی تعزیت کے لئے جنرل مشرف صاحب تشریف لائے تو علماً کرام نے قاتلوں کی گرفتاری کے مطالبے سے زیادہ اس بات کا مطالبہ کیا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے اولین مطالبہ کے مطابق جمعہ کی چھٹی بحال کی جائے۔ اسلامی دفعات اور امتناع قادیانیت آرڈیننس، قادیانیت سے متعلق ترامیم کو (پی سی او) میں شامل کیا جائے۔ جنرل مشرف نے واضح طور پر کہا تھا اور جس کو اخبارات نے بھی شائع کیا تھا۔ مولانا شہید کے اس مشورہ کو قانونی ماہرین کے مشورے کے مطابق قبول کیا جائے گا اور عبوری آئین میں شامل کیا جائے گا، لیکن آج تقریباً ایک مہینہ گزرنے والا ہے، اس دوران تمام دینی اور مذہبی جماعتوں کا ایک اجلاس جمعیت علماً اسلام کے قائد مولانا فضل الرحمن کی میزبانی میں بھی ہوا، جس میں شاہ احمد نورانی، مولانا سمیع الحق، قاضی حسین احمد وغیرہ شریک ہوئے اور مطالبہ کیا کہ اگر اس ماہ کے آخر تک یہ قوانین پی سی او میں شامل نہ کیا تو بھرپور احتجاج کیا جائے گا، اس کے جواب میں حکومت نے دینی جماعتوں سے مذاکرات کی بات کی ہے لیکن تاحال ان دفعات کو عبوری آئین میں شامل نہیں کیا گیا۔ اور حکومتی ذرائع اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں کہ اس سلسلہ میں کام ہو رہا ہے۔ سیکورٹی کونسل کے ایک رکن نے کراچی میں بیان دیا تھا کہ جمعہ کی چھٹی کے سلسلہ میں ماہرین کی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو اس پر غور کرے گی۔ ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ جمعہ کی چھٹی اسمبلی میں بڑی بحث و مباحثہ کے بعد منظور ہوئی، اس پر تمام پہلوؤں سے غور کر لیا گیا تھا، پھر یہ جمعہ کی چھٹی، سعودی عرب، عرب امارات، افغانستان اور بعض دیگر مسلم ممالک میں بھی ہوتی ہے، پھر اس کے لئے کمیٹی بنانے کی کیا ضرورت ہے؟ اس لئے ہم یہی کہیں گے کہ معاملہ کو التوا میں ڈالنے یا قوم کے ساتھ جھوٹا وعدہ کرنے کی ضرورت نہیں، سیدھی سیدھی بات کریں کہ شامل کرنا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم جہاد کا اعلان کریں، اگر کرنا ہے تو ہم خوشی کا اظہار کریں، حکومت کی بہتری اس میں ہے کہ علماً کرام سے تصادم نہ کرے، تمام سیاسی جماعتیں، تاجر اور دوسرے شعبوں کے لوگ مخالف ہیں، اس لئے علماً کرام سے تصادم موجودہ حکومت کے اقتدار کو لے ڈوبے گا، اس لئے فوری طور پر ان مطالبات کو تسلیم کرے، اس میں حکومت پاکستان اور مسلمانوں کے لئے فائدہ ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی تدفین مسجد خاتم النبیین میں کیوں؟

مرشد العلماً، ولی کامل، درویش صفت ہستی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حدیث، ترجمان ختم نبوت، اقرأ روضۃ الاطفال کے مدیر، تصنیف و تالیف، تقریر و تحریر کے شہسوار مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو جامع مسجد خاتم النبیین کے پہلو میں ایک خطہ زمین میں سپرد خاک کیا گیا، حالانکہ عام تاثر یہ تھا کہ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کو یا تو ان کے شیخ مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں یا عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحئی عارف عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں سپرد خاک کیا جائے گا لیکن کہا جاتا ہے کہ:

"آخر گل صرف در میکدہ ہوئی — پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا"

اس اعتبار سے تو حضرتؒ کی تدفین یہیں مقدر تھی اور حضرت بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو اور ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ کے قدم مبارک میں جگہ نہ تھی، اس لئے جامع مسجد خاتم النبیین میں تدفین کا فیصلہ کیا گیا۔ جامع مسجد خاتم النبیین اور اس کے اطراف میں زمین حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بذات خود خریدی، کچھ حصہ میں مسجد اور کچھ حصہ پر مدرسہ اور دیگر ضروریات مدرسہ کی تعمیر کا ارادہ تھا۔ آپؒ ہر دوسرے اتوار کو یہاں اصلاحی بیان فرماتے، اکثر یہاں تشریف لاتے، اسی جگہ سے آپؒ کو ایک خاص انس تھا، اس لئے اس جگہ کا انتخاب کیا گیا اور اس جگہ کی قیمت ادا کر کے مدرسہ میں داخل کر دی گئی، اس طرح حضرتؒ کی جگہ ہونے کے باوجود شبہ سے بچنے کے لئے جگہ کی قیمت دی گئی۔ انشاء اللہ العزیز حضرتؒ کی تدفین کی برکت سے یہ جگہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اشاعت قرآن کریم کا بہترین مرکز ہوگا۔

نبیٔ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

محسن انسانیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ رب العزت نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بناکر مبعوث فرمایا، آپ کی رحمت تمام بنی نوع انسان کے لئے تاقیام قیامت جاری ہے نہ صرف یہ بلکہ تمام جن وانس، چرند، پرند، حیوانات، نباتات، جمادات سب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت رحمت سے فیضیاب ہوئے اور ہوتے رہیں گے، جس کا جتنا ظرف ہے وہ اتنا ہی فیضیاب ہوتا ہے ... (مدیر)

تر ہوئی باران رحمت سے یہ سرزمین
یعنی آئے رحمۃ للعالمین

چونکہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک سے انسانیت کی تکمیل مقدر ہو چکی تھی۔ اس لئے اللہ رب العزت نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت، معلم الاخلاق اور جامع کمالات بنا کر بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کسی خاص زمانے یا طبقہ تک محدود نہیں ہے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانیت کے محسن اعظم ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس﴾

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا جاننا نہ صرف مسلمانوں کے لئے ضروری ہے بلکہ ایک غیر مسلم کے لئے بھی۔ مسلمان کے لئے تو اس لئے کہ جب مسلمان کو سیرت طیبہ سے واقفیت حاصل ہوگی، تب ہی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو نمونہ عمل بنا کر خالق کائنات خدائے بزرگ و برتر کے اس حکم کی تعمیل کر سکتا ہے:

ترجمہ: "ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس بات سے منع کریں اس سے باز رہو۔"

غیر مسلم کے لئے بھی فریضہ انسانی کی حیثیت رکھتا ہے کہ وہ آپ کی سیرت مقدسہ کا مطالعہ کرے۔ ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ کامیاب زندگی کا کوئی نمونہ میسر آجائے اور تمام بنی نوع انسان میں کامل نمونہ آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔ سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی ایسی تاریخی شخصیت پوری تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی جس کی سیرت مکمل ترین تفصیلات کے ساتھ تاریخ کے صفحات میں محفوظ ہو، یہ پیغمبر اسلام کی بے پایاں عظمت کا زندہ ثبوت ہے کہ حیات مقدسہ کا ہر ایک پہلو کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہے، آپ کی عبادت، رحمت و شفقت، صداقت و امانت، شجاعت، استقامت، تواضع و انکساری، خودداری غرض زندگی کے ہر پہلو کا عملی نمونہ ہمارے سامنے ہے۔

محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے

جناب رحمت اللہ خان

سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے:

"وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعالمین"

اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت "رب العالمین" بیان فرمائی ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت "رحمۃ للعالمین" یعنی جیسے اللہ کی ربوبیت سب کے لئے ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سب کے لئے ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت زماں و مکاں کی وسعتوں تک چھائی ہوئی ہے، ازل و ابد تک محیط ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت تمام عالم انسانیت کے لئے ایک بحر بیکراں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ابر رحمت ہے۔ جو نسیم موسلادھارے کی طرح برستا رہا ہے اور برستا رہے گا حتیٰ کہ حشر میں بھی سایہ رحمت، باعث شفاعت ہوگا۔

عرب کے واسطے رحمت عجم کے واسطے رحمت
وہ آئے اور آئے رحمۃ للعالمین ہو کر

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان رحمت طالبان رشد و ہدایت کے لئے ہر وقت عام ہے۔ (صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے) رحمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا سورج عالم انسانیت کے قلوب و اذہان پر یکساں چمکتا ہے۔ بس جس کا جتنا ظرف ہے اسے اتنا ہی ملتا ہے۔ جو زرخیز زمین تھی وہاں رحمت کی بارش برسنے سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ جیسے انسان پیدا ہوئے جو دنیا کو صداقت و عدالت کا درس سکھا گئے۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ جیسے باحیا اور علی رضی اللہ عنہ جیسے صاحب شجاعت پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان رحمت سے جو گم کردہ راہ تھے وہ ہدایت یافتہ بن گئے، جو آپ کے جانی دشمن تھے وہ آپ کے دوست بن گئے۔ جو مجسم ظلم و ستم تھے وہ شفقت و محبت کا پیکر بن گئے۔ جو انسانیت کے رہزن تھے وہ انسانیت کے محافظ بن گئے اور دنیا کو آداب حکمرانی سکھا گئے۔

محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی سراپا رحمت ہے ۔

دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہیؐ تو ہو

کس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر و شرک میں ڈوبے ہوئے معاشرے کو نور توحید سے جلا بخشی اور کس طرح بھٹکے ہوئے انسانوں کو نہ

صرف یہ کہ راہ ہدایت بتائی بلکہ منزل مقصود تک پہنچایا۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت و شفقت کا عالم دیکھئے جو آپ کی جان کے درپے تھے، آپ کے جانی دشمن تھے، ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ سے دعا فرماتے ہیں، چونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انسانیت کے تمام طبقوں کے لئے سراپا رحمت ہیں۔ علیحدہ ذیل میں جائزہ لیتے ہیں کہ آپ کی رحمت و شفقت کس قدر وسیع ہے۔

اہل ایمان کے لئے رحمت :

ارشاد ربانی ہے :

ترجمہ: "بے شک تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک برگزیدہ رسول تشریف لایا ہے، تمہارا مشقت و تکلیف میں پڑنا اس پر گراں گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کا بے انتہا خواہشمند ہے، اور (بالخصوص) مومنوں پر نہایت مہربان، شفیق اور رحم فرمانے والا ہے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کاملہ کا فیضان اہل ایمان پر بے حد و بے حساب ہے۔ عبادات میں بھی امت کی سہولت کا خاص خیال فرماتے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو تین رات نماز تراویح پڑھائی لیکن چوتھی رات تشریف نہ لائے کہ کہیں امت پر فرض نہ ہو جائے اور اس کے ترک پر عذاب کی مستحق نہ ٹھہرے۔

معراج کے موقع پر بارگاہ رب العزت میں سفارش فرمائی اور ۵۰ نمازوں میں تخفیف فرمائی، محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دین کو آسان کر کے پیش کرو، مشکل بنا کر پیش نہ کرو، لوگوں کو بشارت سناؤ اور دین سے متنفر نہ کرو۔"

فرشتوں کے لئے رحمت :

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ کیا تمہیں بھی اس رحمت سے حصہ ملا؟ عرض کیا جی ہاں جب آپ معراج پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ایک قوی ہیکل فرشتہ ہے، جس کے پر چھین لئے گئے ہیں اور وہ پرواز سے محروم بیٹھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت جوش میں آئی اور اپنے رب سے دعا فرمائی تو اس فرشتے کو پر عطا کئے گئے۔

جنوں کے لئے رحمت :

جن سرکشی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے کلام سنا تو ایمان لائے اور قبیلے میں جاکر اوروں کو آگاہ کیا اور زیور ایمان سے آراستہ ہو کر رحمت کی آغوش میں آ گئے۔

کافروں کے لئے رحمت :

محسن انسانیت فخر انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان رحمت سے مومن تو کجا کفار بھی عاری نہیں رہے۔ ایک دفعہ آپ کو کفار کی طرف سے سخت تکلیف پہنچی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کے لئے بددعا فرمائیں جواباً فرمایا:

"میں لعنت کرنے والا نہیں میں تو صرف رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

آپ کی رحمت کا کیا ٹھکانا اللہ کا ارشاد ہے کہ ہم نے آپ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا کس قدر روشن اور نمایاں ہے۔ آپ کی ذات کے وسیلے سے کفار اجتماعی ہلاکت سے محفوظ رہے کیونکہ نبیؐ رحمت کی امت کے لئے اللہ کا ارشاد ہے:

وما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم الخ (سورہ انفال:۳۳)

منافقین کے لئے رحمت :

منافقین آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے، باوجود علم ہونے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ "خلق" سے پیش آتے، ان کے لئے استغفار کرتے اور نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تیار ہو گئے۔

عورتوں کے لئے رحمت :

قبل از اسلام عورتوں کی کوئی اہمیت و وقعت نہ تھی، یہ انسانیت کا مظلوم اور ستم رسیدہ طبقہ تھا بعض عرب قبائل میں بیٹیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات نے عورتوں کو ہر اعتبار سے ماں کی حیثیت سے، بیوی، بہن اور بیٹی کی حیثیت سے حقوق فراہم کئے کہ عورت معاشرے کا ایک اہم حصہ بن گئی، حجۃ الوداع کے موقع پر بھی عورتوں سے متعلق نصیحت فرمائی۔ قربان جائیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت پر ہم پر فرض ہے کہ درود پاک کی کثرت کریں اور اسوۂ حسنہ کو اپنائیں۔

بچوں کے لئے رحمت :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو چومتے اور پیار فرماتے ایک بدو نے اس پر حیرت کا اظہار کیا تو فرمایا:

"جب اللہ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں" (صحیح بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر بچوں کے پاس سے ہوتا تو ان کو سلام کرتے، جب کوئی نیا پھل آتا تو سب سے چھوٹے بچے کو عنایت فرماتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عام ہدایت فرمائی کہ جنگ کے موقع پر عورتوں بچوں کو قتل نہ کرو۔

یتیموں اور مساکین کے لئے رحمت :

آپ صلی اللہ علیہ وسلم یتیم بچوں پر بہت زیادہ مہربان تھے یتیموں اور مساکین کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت ہمیشہ موجزن رہتا، کس قدر کرم ہے امت پر آپ صلی اللہ علیہ

وسلم کا، ایک مرتبہ فرمایا:

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور اپنی دونوں انگلیاں ملالیں۔"

"حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا (زوجہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ) بیان فرماتی ہیں کہ جس دن حضرت جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: اسماء! جعفر کے بچے کہاں ہیں؟ میں نے بچوں کو خدمت اقدس میں حاضر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سینے سے لگایا اور رو پڑے، میں نے عرض کی یارسول اللہ! شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جعفر رضی اللہ عنہ کے متعلق کچھ خبر پہنچی ہے؟ فرمایا: ہاں وہ آج شہید ہو گئے ہیں۔"

حضور انور صلی اللہ علیہ نے دنیا کے مفلوک الحال، نادار اور بے وسائل لوگوں کو ہمیشہ اپنی امداد سے نوازا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں بھی فرماتے:

"اے رب مجھے مسکین زندہ رکھنا، مسکین ہی مارنا اور میدان حشر میں مسکینوں کے ساتھ رکھنا۔"

امراکو دولت کے نشے فخر و غرور سے روک کر غریبوں کی مدد کے لئے آمادہ کر کے خود امراپر کتنا بڑا احسان کیا کہ دنیا میں بھی عزت و توقیر اور آخرت میں بھی سرخروئی۔

غلاموں کے لئے رحمت:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری غلاموں کی آزادی کا موجب بنی، فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"جو کوئی مسلمان کسی غلام کو آزاد کرتا ہے تو اس کے ہر عضو کے مقابلے میں اللہ اس کا ایک عضو دوزخ کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔"

چرند، پرند، جمادات و نباتات کے لئے رحمت:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے انسان تو انسان جانور اور پرند بھی محروم نہیں رہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم محض عالم انسانیت کے لئے رحمت نہیں تھے، بلکہ "رحمۃ للعالمین" تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے حقوق کی بھی رحمت بن کر حفاظت فرمائی ہے۔ اس کی مثالیں تو بہت ہیں، ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جوار مدینہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے اس کا مالک موجود نہ تھا اس کے اونٹ نے بارگاہ رسالت میں مالک کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پہ دست شفقت پھیر اور مالک کو تنبیہ فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کا گھر جلانے اور چوپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا:

"رحمت للعالمینؐ کی رحمت سے جمادات و نباتات کو بھی حصہ ملا، زمین کفر و شرک کے گند سے پاک ہوئی اور باران رحمت سے شاداب ہوئی۔"

دنیا کے نظاموں کے لئے سراپا رحمت:

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا پرتو اس نظام اقتصادیات و معاشیات میں بھی نمایاں ہے جو آپ نے عالم انسانیت کی فلاح کے لئے دیا، اس میں ہر طبقہ کے لوگ معاون و مددگار، خیر خواہ اور بھائی بھائی بن کر زندگی گزارنے والے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قانون نظام عدل دیا وہ ساری انسانیت کے لئے نظام رحمت اور فلاح و بہبود کا ایک مکمل ضابطہ ہے۔

عالم انسانیت کے لئے باعث رحمت:

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر سب سے بڑا کرم یہ ہے کہ مختلف قوموں، قبائل اور گروہوں میں بٹی ہوئی انسانیت کو آدمیت کی وحدت کا درس دیا۔ ایسا درس تھا کہ سب امیر و غریب، کالے گورے، سرمایہ داروں مزدوروں، زمین داروں اور دیگر انسانوں کو اس کے اپنا لینے کے بعد دنیا امن، مواخات اور ہمدردی کا گہوارہ بن جاتی۔ ماتفیر جنگیں، گروہی و طبقاتی جھگڑے سب ختم ہو جاتے۔

ماتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں!

اللہ رب العزت نے امت محمدیہ کے لئے سیرۃ مقدسہ کو اسوۂ حسنہ قرار دیا ہے جس کو نمونہ عمل بنا کر انسان علم و اخلاق کے اس اوج کمال تک پہنچ سکتا ہے کہ جس کی رفعتوں پر آسمان بھی ناز کرے۔ ایمان کی اولین اور بنیادی شرط ہی حب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ظاہر ہے جس کے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہو گی وہی آپ کی ایک ایک سنت اور اقوال پر عمل کرنے کے لئے کوشاں ہو گا، ورنہ محض دعویٔ محبت بے کار ہے۔

بن کو آقا سے الفت ہو گی پیاری ایک ایک سنت ہو گی
صرف دعوائے زبانی نہ ہو گے بلکہ عمل سے بھی نسبت ہو گی

رحمت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کس کے لئے مختص نہیں ہے۔

وارفتگان شوق ورہ نوردان صراط مستقیم کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا فیضان عام ہے جو فکر و نظر کی رفعتوں پر یکساں برستا ہے۔ بس جو بھی بارگاہ رسالت میں سچی طلب کے ساتھ باادب پہنچے گا وہی بامراد ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی رحمت کی صحیح اتباع و محبت اور عقیدت عطا فرمائے۔ (آمین)

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضرت لدھیانویؒ کی شہادت کا المیہ

مفتی محمد جمیل خان

شہید اسلام، محدث العصر، فقیہہ دوراں، ولی کامل، مرشد العلماء، عالم بے بدل، مجاہد اعظم، محافظ ناموس رسالت، غزالی زماں، مسند حدیث کی زینت، گلستان نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درخشندہ آفتاب و مہتاب، گلشن اسلام کے تروتازہ پھول، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے مدرس، سرمایہ افتخار و ملت، ہزاروں متوسلین کے رہنما، لاکھوں مسلمانوں کی محبت کے مرکز، اکابر علماء و مشائخ کے محبوب مجسمہ تواضع و انکسار، علم و عمل، زہد و تقویٰ کے حسین امتزاج، توکل و ایثار کی تصویر، صبر و رضا کے پیکر، مجاہدین اسلام کے مرجع، جیش محمدؐ کے سرپرست اعلیٰ، مولانا سید محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین، مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ، مفتی ولی حسن، مولانا محمد ادریس میرٹھی، کے رفیق ترجمان علماء حق، ۱۰۰ سے زائد کتب و رسائل کے مؤلف، حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کو ۱۳/ صفر المظفر ۱۴۲۱ھ مطابق ۱۸/ مئی ۲۰۰۰ء بروز جمعرات کو صبح ساڑھے دس بجے جامع مسجد فلاح کے قریب نصیر آباد بس اسٹاپ پر ہزاروں افراد اور پولیس کی موجودگی میں تھانہ جوہر آباد کے پہلو میں سفاک قاتلوں وحشی درندوں نے شہید کردیا۔ ''انا للہ وانا الیہ راجعون۔''

مولانا لدھیانوی صاحبؒ حسب معمول دفتر ختم نبوت جانے کے لئے جہاں وہ گزشتہ بیس سال سے جاتے تھے، اپنی گاڑی میں روانہ ہوئے۔ ڈرائیور عبدالرحمن حسب معمول گاڑی چلا رہا تھا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب ڈرائیور کے پیچھے سیٹ پر حسب معمول تشریف فرما تھے۔ مولانا کا روزانہ کا معمول تھا کہ محمد نعیم سبزی فروش سے پھل وغیرہ لیتے اور دوپہر کے کھانے کے بعد تناول فرماتے۔ گاڑی پھل فروش کے پاس روکی اور محمد یحییٰ نے شیشہ اتارا۔ محمد نعیم نے مصافحہ کیا اور حضرت سے فروٹ کے متعلق معلومات لیں۔ محمد نعیم فروٹ لینے گیا۔

اس دوران اچانک اسکوٹر پر دو افراد آئے، ایک نیچے اترا اور اس نے ڈرائیور عبدالرحمن پر ٹی ٹی کا ایک فائر کیا، جس سے وہ فوراً ہی ایک طرف ڈھلک گئے۔ اس کے فوراً بعد اس سفاک قاتل نے مولانا رحمۃ اللہ علیہ پر چار فائر کئے، محمد یحییٰ نے جیسے ہی محسوس کیا کہ گاڑی پر حملہ ہو گیا ہے تو اس نے مولانا شہیدؒ کو تحفظ دینے کے لئے ڈھال کی صورت اختیار کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے دو گولیاں اس کو لگیں، سفاک قاتل یہ اطمینان کرکے کہ تینوں افراد شہید ہو گئے ہیں فائرنگ کرتے ہوئے روانہ ہوئے اسی دوران محمد نعیم کی دخل اندازی پر ایک فائر انہوں نے نعیم پر بھی کیا۔ مولانا کے صاحبزادے محمد یحییٰ لدھیانوی نے باہر نکل کر شور بھی مچایا لیکن فائرنگ کی وجہ سے کوئی ان درندوں کو گرفتار نہ کر سکا اور وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

ایک واقف کار نے فوری طور پر گاڑی ہسپتال کی طرف دوڑائی لیکن یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے وفادار ڈرائیور تو اسی وقت شہید ہو چکے تھے۔ محمد یحییٰ نے بھاگ کر گھر والوں کو اطلاع دی اور لوگ ہسپتال کی طرف دوڑے لیکن قضاء وقدر کے فیصلے ہو چکے تھے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کی تمنا اور دعا اتنی جلدی قبول ہو گی کسی کو اس کی امید نہیں تھی۔

مولاناؒ کی شہادت کی خبر آناً فاناً پورے ملک میں پھیل گئی اور کراچی فوری طور پر سوگ میں ڈوب گیا ہر طرف آہ و بکا کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں، لوگ چاروں طرف سے جامع مسجد فلاح کی طرف جارہے تھے ایسا لگتا تھا کہ پوری کراچی کا رخ فلاح مسجد کی طرف ہے۔ گیارہ بجے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفیق عبدالرحمن کا جسد خاکی جامع مسجد فلاح پہنچا تو لوگوں کے ضبط کے دامن ہاتھ سے چھوٹ گئے لوگ دیوانہ وار تڑپ تڑپ کر رو رہے تھے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ان کے رفیق عبدالرحمن کو شہادت کی وجہ سے غسل نہیں دیا گیا۔ اس بنا پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحبؒ کی داڑھی مبارک خون سے تر ہو چکی تھی اور آپ اپنے رب سے اس حالت میں ملے کہ آپ سرخرو تھے۔ آپ کے چہرے پر طمانیت بھری مسکراہٹ تھی اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ ابھی آپ گہری نیند سے بیدار ہوں گے اور بات چیت شروع کر دیں گے۔ تکفین کے بعد

زیارت کے لئے حضرت اقدس لدھیانوی صاحب کی میت رکھ دی گئی اور بارہ بجے سے جنازہ کے اٹھنے تک اور جنازہ کے بعد ایک گھنٹہ لاکھوں افراد نے آپ کی زیارت کرکے اپنے دل کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ نماز جنازہ کا اعلان جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے لئے ہوا تھا جہاں حضرت نے زندگی کا زیادہ عرصہ گزارا تھا۔ سوا نو بجے جب جنازہ کو اٹھانے کا اعلان ہوا تو لاکھوں افراد کندھا دینے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے بے چین ہوگئے۔ جنازہ کو ایک کھلے ٹرک پر رکھ دیا گیا جس کو پکڑ کر لوگ فلاح مسجد سے بنوری ٹاؤن پہنچے۔ سوا دس بجے بنوری ٹاؤن جنازہ پہنچا۔ وہاں پر محتاط اندازے کے مطابق ۶ سے ۷ لاکھ کا مجمع جمع تھا۔ بنوری ٹاؤن سے لے کر جیل روڈ تک صفیں ہی صفیں نظر آتی تھیں۔ ایک اخباری اطلاع کے مطابق پاکستان کے مرکزی شہر کراچی میں اس سے بڑا جنازہ آج تک نہیں ہوا۔ جنازہ میں ہزاروں علماء کرام اور مشائخ عظام شریک تھے۔ مولانا فضل الرحمن، جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی، مولانا مفتی رشید احمد لدھیانوی، ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا زر ولی خان، مولانا سعید احمد جلالپوری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد یحییٰ مدنی، مفتی منیر احمد اخون، مفتی خالد محمود، قاری محمد عثمان، مولانا عزیز الرحمن رحمانی، مولانا حماد اللہ شاہ، ڈاکٹر خالد محمود سومرو، مولانا نذیر احمد تونسوی، صاحبزادہ خلیل احمد، حاجی مسعود، مولانا امداد اللہ، مولانا سلیمان بنوری، مولانا طیب لدھیانوی، مولانا اقبال اللہ، مولانا عبدالقیوم نعمانی، مولانا عبدالکریم عابد، وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ نماز جنازہ شیخ المشائخ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پڑھائی اور رات بارہ بجے لاکھوں افراد نے اشکبار آنکھوں کے ساتھ اپنی محبوب شخصیت کو حکم خداوندی کے مطابق مسجد خاتم النبیین پوسٹ آفس کالونی گلشن اقبال میں سپرد خاک کیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت صرف قومی سانحہ نہیں بلکہ عالمی سانحہ ہے، اس لئے پاکستان اور بیرون پاکستان سے تعزیت کا سلسلہ جاری ہے اور حکمرانوں سے لے کر عام آدمی تک ہر شخص نے اس غم کو محسوس کرکے اہل خانہ اور متعلقین سے تعزیت کی۔ امیر المومنین ملا عمر کا پیغام سب سے زیادہ جامع اور تسلی بخش تھا۔ مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت سے پہلے تک حکومت کو ان کی حفاظت یا اس قسم کے واقعہ کے سدباب کی کوئی اہمیت نہیں تھی لیکن واقعہ کے فوراً بعد انتظامیہ حرکت میں آچکی ہے اور ہر شخص دعویٰ کرتا نظر آتا ہے کہ قاتلوں کو گرفتار کرلیا جائے گا، لیکن یہ انتظامیہ پچاس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے اس قسم کے بیانات سے قوم کو تسلی دیتی چلی آرہی ہے، اس لئے قوم کا اعتماد اس پر ختم ہوچکا ہے، مولانا عبداللہ شہید، مولانا حق نواز جھنگوی شہید، علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید، ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید، مفتی عبدالسمیع شہید رحمہم اللہ کے قاتل کون سے گرفتار ہوگئے یا ان کی شہادت کے بعد اسی قسم کے المیوں کا سلسلہ رک گیا کہ آئندہ رک جائے گا؟ اس لئے پوری قوم غم و غصہ سے بھری ہوئی ہے اور اپنی قسمت کو کوس رہی ہے کہ اس کو اب تک کیسے حکمران نصیب ہوئے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے شہادت کا درجہ پاکر خود تو حیات جاودانی حاصل کرلی مگر قوم کو یتیم کرگئے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ۱۹۳۲ء عیسیٰ پور لدھیانہ میں پیدا ہوئے والد محترم کا اسم گرامی چوہدری اللہ بخش تھا وہ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے۔ ابتدائی تعلیم گاؤں میں حاصل کی ۱۳ سال کی عمر میں لدھیانہ میں مدرسہ "محمودیہ اللہ والا" میں داخلہ لیا۔ دوسرے سال مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی کے مدرسہ انوریہ میں داخلہ لیا اور دو سال تعلیم حاصل کی۔ قیام پاکستان کی وجہ سے لدھیانہ کی تعلیم ترک کرکے پاکستان ہجرت کی اور جہانیاں مدرسہ رحمانیہ میں تعلیم کا سلسلہ شروع کیا۔ ایک سال مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی میں تعلیم حاصل کی اس کے بعد چار سال جامعہ خیر المدارس میں تعلیم حاصل کرکے دستار فضیلت حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے حاصل کی۔ ہجری تقویم کے اعتبار سے یہ سال ۱۹۷۵ء تھا۔ آپ کے مشہور اساتذہ میں مولانا خیر محمد جالندھری، مولانا عبدالشکور کامل پوری، مولانا محمد عبداللہ ڈیروی، مولانا محمد نور، مولانا غلام حسین، مولانا جمال الدین، مولانا محمد شریف کشمیری شامل ہیں۔ سند فضیلت حاصل کرنے کے بعد آپؒ نے تدریس کا سلسلہ شروع کیا اور بہت جلد ہی آپ کا شمار بڑے اساتذہ کرام میں ہونے لگا اور احادیث مبارکہ کا درس دینے لگے۔ اس دوران آپ نے تحریری میدان میں قدم رکھا اور پہلا مضمون مولانا عبدالماجد دریاآبادی کی تردید میں لکھا جو "دارالعلوم دیوبند" میں دو قسطوں میں شائع ہوا۔ مولانا ازہر شاہ مدیر دارالعلوم دیوبند کی فرمائش پر فتنہ انکار حدیث پر ایک مضمون لکھا جو اس رسالے میں شائع ہوا۔ ایوب خان کے زمانہ میں ایوب خان نے دین الٰہی بنانے کی کوشش کی تو مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ، مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ، مفتی محمودؒ نے ان کے خلاف جہاد کا اعلان کیا، مولانا محمد

ختم نبوة

یوسف لدھیانوی اس جہاد میں مولانا بنوری کی معیت میں ایسے شریک ہوئے کہ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے ہو کر رہ گئے۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو بینات کا مدیر بنادیا۔ ۱۹۷۴ء میں حضرت مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی صدارت کی ذمہ داری سنبھالی تو مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو اپنے ساتھ ختم نبوت میں لے آئے۔ مولانا بنوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کی دعوت پر آپ کراچی تشریف لائے اور جامع مسجد فلاح میں خطیب کی حیثیت سے اور بنوری ٹاؤن میں استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دینا شروع کیں۔ ۱۹۷۸ء میں میر شکیل الرحمن کی خواہش پر جنگ میں لوگوں کے مسائل کے جواب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے دینا شروع کئے اور یہ سلسلہ بہت زیادہ مقبول ہوا۔ تقریباً بائیس سال کے عرصہ میں لاکھوں افراد نے رہنمائی حاصل کی ہوگی۔ یہ سلسلہ کتابی شکل میں ۹ جلدوں میں شائع ہو چکا ہے، روحانی طور پر آپ نے سب سے پہلے مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے بیعت کی۔ بعد ازاں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ، عارف باللہ ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خلافت سے سرفراز کیا۔ مولانا فقیر محمد پشاوری نے بھی آپ کو خلافت دی، آپ نے اس سلسلے کو جاری رکھا اور ہزاروں افراد آپؒ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے اور انہوں نے اپنی زندگیاں بدلیں۔ زندگی بھر باطل فتنوں کے خلاف آپ نے جہاد کیا، لیکن سب سے زیادہ آپ نے تردید قادیانیت کے لئے جدوجہد کی۔ ۱۹۵۳ء تحریک، ۱۹۷۴ء تحریک، ۱۹۸۴ء تحریک میں بھرپور حصہ لیا۔

تردید قادیانیت سے متعلق بیسیوں رسالے اور مضامین جو "تحفہ قادیانیت" کی شکل میں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں، اس کے علاوہ دیگر موضوعات پر بھی آپؒ نے بہت ساری تصنیف تالیف ہیں جس سے امت استفادہ کر رہی ہے، ابتداء ہی سے آپ جہاد افغانستان کے سب سے زیادہ مؤید تھے، مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ اور مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ جہاد پر دستخط کئے۔ طالبان تحریک کے آغاز پر پہلے مرحلے میں جہاد کا فتویٰ جاری کیا۔ وفات سے قبل جیش محمدؐ کا اعلان کر کے مولانا مسعود اظہر کے ہاتھ پر بیعت علی الجہاد کی اور پھر افغانستان کا دورہ کر کے طالبان کی حمایت کے لئے بھرپور بیانات جاری کئے اور مکمل تعاون کا اعلان کیا۔ امیر المؤمنین ملا عمر اور دیگر وزراء کی سادگی اور اسلام سے محبت اور نفاذ شریعت کے عمل سے بہت زیادہ متاثر ہوئے تھے۔ کئی جگہ شہادت کی تمنا کی، ایک صاحب کے فرمانے پر کہنے لگے "میں فطری موت نہیں مروں گا بلکہ شہید مروں گا۔" اللہ تعالیٰ نے تمنا بہت جلد پوری کی اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کامیاب و کامران ہو کر شہادت کا رتبہ پاگئے۔

مولانا مرحوم کی شہادت نے اس سوال کو شدت سے لوگوں کے ذہنوں میں پیدا کر دیا ہے کہ جب عالم اسلام کا متفقہ و محبوب روحانی رہنما، درویش صفت شخصیت امن و رحمت کی دعوت دینے والا، منبر و محراب کا فخر محفوظ نہیں تو عام انسان کی اس ملک میں کیا حیثیت ہوگی؟ جب بھی اس قسم کا واقعہ ہوتا ہے بہت شد و مد سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اب آہنی ہاتھ کا استعمال ہوگا۔ آئندہ اس قسم کے اقدام کی گنجائش نہیں چھوڑی جائے گی اور چند دن سرگرمی دکھائی جاتی ہے، لیکن پھر وہی بے ڈھنگی چال۔ کیا پاکستان میں علما کرام کا خون اسی طرح ارزاں ہو کر فراوانی سے بہتا رہے گا؟ کیا حکومت یا مسلمان اس طرف توجہ نہیں دیں گے؟ بے حسی اور خوف کا اندازہ کیجئے کہ قریب کھڑے سپاہی اور تھانے میں موجود حفاظتی عملہ گولیوں کی آواز سن کر دبک گیا۔ ہزاروں افراد میں سے کوئی آگے بڑھ کر اس کی جرأت نہ کر سکا کہ قاتل کا ہاتھ پکڑ لیتا۔ یا اس کو پکڑ کر قانون کے حوالہ کرتا یہ تو بالکل چنگیز زمانہ کی بات ہو گئی کہ ایک سپاہی آکر اور مسلمانوں کے غول کے غول کو جمع کر کے کہتا کہ یہیں کھڑے رہو، میں ابھی آکر تمہیں لے جاؤں گا اور کوئی فرد وہاں سے ہلنے کی بھی کوشش نہیں کرتا۔ یہی وجہ ہے کہ چنگیز خان کا لشکر مسلمانوں کو روندتا ہوا اور ان کے سروں کے مینار بناتا ہوا اپنی تاریخ مرتب کرتا گیا اور مسلمان شکار کے لئے اپنی گردنیں خود پیش کرتے رہے اور ان کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ کیا یہ کیفیت پاکستان کے مسلمانوں کی نہیں ہو گئی ہے؟ حدیث شریف میں آتا ہے کہ: "مسلمان بزدل نہیں ہو سکتا" اور مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ بے شک اس حدیث کے مطابق بہادر تھے تبھی تو تمام خطرات کے باوجود بے خطر و خوف گھومتے رہے۔ لیکن مسلمانوں کو یہ طریقہ زیب نہیں دیتا ہے کہ وہ ایک گولی کی آواز سن کر دبک جائیں۔ دکانیں چھوڑ کر بھاگ جائیں، اپنے گھر کی حفاظت کرنے والا، اپنی جان کی حفاظت کرنے والا شہید کہلاتا ہے اور جب تک مسلمان اس طرح بہادری نہیں دکھائیں گے ذلت کی موت ان کا مقدر رہے گی۔ جو انتظامیہ اور حکومت اپنی رعایا کی حفاظت نہیں کر سکتی اس کو حکومت کرنے کا کوئی حق نہیں، خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے

بیت المقدس کے عیسائیوں کا جزیہ ختم کر دیا تھا لیکن وہ ان کی حفاظت کے لئے فوج مہیا نہیں کر سکے تھے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت نے یہ واضح کر دیا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں بالکل ہے، اس لئے ہم یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ ایسی حکومت کو رہنے کا کوئی حق نہیں، اسی طرح آج ایک ہفتہ گزرنے کے باوجود قاتلوں کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ ہم یہ مطالبہ نہیں کرتے کہ قاتلوں کو گرفتار کیا جائے کیونکہ اس کا کوئی فائدہ نہیں، وہ کرایہ کے لوگ ہوں گے یا کسی جماعت کے بے وقوف کارکن، انہوں نے یہ حرکت کس کے کہنے پر کی ہوگی؟

اس لئے اس سازش کو بے نقاب کرنا ضروری ہے اگر انتظامیہ اور حکومت نااہلی کا ثبوت نہ دے تو یہ بات کوئی مشکل نہیں، مگر جس انتظامیہ میں ایس ایس پی دفتر سے ملزم کا خاکہ آدھے گھنٹے میں ڈی ٹی وی کو پہنچ جائے اس انتظامیہ سے قاتل پکڑنے یا سازش کو بے نقاب کرنے کی کیا توقع ہو سکتی ہے؟ جو انتظامیہ اپنے گورنر کی حفاظت کے لئے ایک ہزار سے زیادہ نفری کھڑی کرے اور چیف ایگزیکٹو کے لئے ہزاروں فوجی جوان پہرہ دیں، وہ عام مسلمانوں کی کیا حفاظت کرے گی!؟ اس لئے بس مولانا کی شہادت کا المیہ کا بھی وہی حشر ہوگا جو اس سے قبل ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ، مولانا عبداللہ شہیدؒ، مفتی عبدالسمیع شہیدؒ کا ہوا تھا۔ خدا کرے ہمارا یہ اندازہ درست نہ ہو اور مولانا شہیدؒ کے خون کی برکت سے ملک میں شر پسندوں کی سازشوں کا خاتمہ ہو جائے اور پاکستان ایک اسلامی ملک کی حیثیت سے امن کا گہوارہ بن جائے، جہاں پر مسلمان کی جان محفوظ ہو۔

☆☆ ☆☆

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ "ختم نبوت" کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں ان کے نام کچھ بقایاجات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ (ادارہ)

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت

محدث عصر، عاشق رسول ﷺ، ولی کامل، ترجمان اہل حق، مرشد العلماء، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے استاذ حدیث مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو گزشتہ ہفتے دن دہاڑے ایک مصروف ترین چوک میں ہزاروں افراد کی موجودگی میں سفاک قاتلوں نے شہید کر دیا۔ ان کے ہمراہ ڈرائیور عبدالرحمن بھی شہید کر دیئے گئے، جبکہ ان کے صاحبزادے محمد یحییٰ لدھیانوی اپنے والد محترم کی جان بچاتے ہوئے شدید زخمی ہو گئے۔ "اناللہ وانا الیہ راجعون"

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے المناک سانحہ کی اطلاع سنتے ہی پورے پاکستان اور عالم اسلام کے مسلمانوں پر سوگواری چھا گئی اور ہر شخص مجسمہ سوال بن گیا کہ ایسی درویش ہستی جس کی ساری زندگی امن و سکون کی تعلیم دیتے گزری، جو ایک بے جان چیز کی تکلیف پر بھی بے قرار ہو جاتا تھا، جو تعلیم و تعلم، درس و تدریس، طریقت و سلوک، تحریر و تقریر، غرض ہر میدان میں دین کا خادم تھا جو اسلام کی سربلندی اور پاکستان کے استحکام کے لئے زندگی بھر کوشاں رہا، جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور ناموس کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا، جو اپنوں کے لئے نہیں دشمنوں کے لئے بھی باعث شفقت تھا، جس کا مسکراتا چہرہ اور ذکر کرتی زبان صرف مسلمان کے لئے ہی نہیں بلکہ ہر فرد کے لئے طمانیت و سکون کا باعث تھی، جس نے فرقہ واریت، لسانیت اور خاندانی تعصب کے حصار کو توڑنے کے لئے زبان و قلم کی طاقت کو استعمال کیا، جس پر اپنے اور بیگانے متفق تھے، ایسی غیر متنازع اور درویش صفت ہستی کی زندگی اگر ایک اسلامی مملکت پاکستان میں محفوظ نہیں تو عام انسانوں اور مسلمانوں کی زندگی کی کیا ضمانت ہو گی؟ مولانا مرحوم کی شہادت نے حکومت کے ان تمام دعووں کی قلعی کھول دی جس کو بیان کرتے ہوئے حکومتی وزراء کی زبان نہیں تھکتی۔

عام تاثر یہی تھا کہ موجودہ حکومت کے آنے کے بعد ملک میں امن وامان کی صورت حال بہتر ہو گی اور گزشتہ سیاسی حکومتوں میں سیاسی مفادات کو ملحوظ رکھنے کی وجہ سے قتل و غارت گری اور ایک دوسرے کو ختم کرنے کا جو رجحان ہوتا ہے وہ ختم ہو جائے گا، فوجی حکومت اور مارشل لاء کے قوانین کی وجہ سے قتل و غارت گری کا سلسلہ رک جائے گا، لوگ امن و سکون کا سانس لیں گے۔ انہی احساسات کی وجہ سے موجودہ حکومت کو عوامی تائید حاصل ہوئی تھی، لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حالات میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ اسی طرح قتل و غارت گری کا سلسلہ جاری ہے۔ ڈاکے اور لوٹ مار کا سابقہ تسلسل پوری طرح بحال ہے۔ کسی کی جان و مال محفوظ نہیں اور ہر شخص خوف و ہراس کے کیفیت میں مبتلا ہے۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ یہ تمام امور پولیس اور رینجرز کی نظروں کے سامنے ہوتے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ حکومت کی گرفت امن وامان کے حوالے سے حد درجہ کمزور ہو چکی ہے اور اس سلسلہ میں حکومت کے تمام اقدامات غیر مؤثر ہیں۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت کے واقعہ نے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ پاکستان میں امن وامان نام کی کوئی چیز نہیں۔ اس لئے عوام موجودہ حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ امن وامان کی صورتحال کی بہتری کے لئے مؤثر اقدامات کی ضرورت ہے تاکہ ہر شخص کو تحفظ کا احساس ہو۔ خاص طور پر ایسی شخصیات جو صرف پاکستان کا ہی اثاثہ نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا مشترکہ اثاثہ ہیں، جن کی موت و حیات سے عالم اسلام متاثر ہوتا ہے، جن کی زندگیاں تمام مسلمانوں کی رہنمائی کرتی ہیں اور جن کے بارے میں ہمارا عدم تحفظ ملک وملت کے وقار کو نقصان پہنچاتا ہے، ایسی شخصیات کی حفاظت کے لئے خصوصی اقدامات کرنا بہت ضروری ہے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت اگرچہ ان کی اپنی تمنا اور آرزو تھی جس کو پاکر وہ نہ صرف دنیا میں سرخرو ہوئے بلکہ آخرت میں بھی بہت بڑا درجہ پالیا لیکن مسلمانوں کے لئے یہ ایک ایسا المیہ ہے جس کی تلافی اور تدارک عرصہ دراز تک نہیں کیا جاسکے گا اور ایسے المیوں کا تدارک اسی صورت میں ممکن ہے جب ہم ان ہاتھوں کو کاٹ دیں جو ان المیوں کا باعث ہوتے ہیں ایسے ذہنوں کو ختم کر دیں جو اس قسم کے المیوں کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ اس لئے عوام کا مطالبہ ہے کہ قاتلوں کی گرفتاری کے لئے بھرپور اقدامات کئے جائیں، ان کے ذریعہ اس سانحہ کی پشت پر سازش کو بے نقاب کیا جائے اور قاتلوں اور منصوبہ بنانے والوں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

(بشکریہ ہفت روزہ "اخبار جہاں" کراچی ۲۹/مئی ۲۰۰۰ء)

گئی صدی سے نئی صدی تک
ایک ہی مشروب، ایک ہی نام
رُوح افزا
راحتِ جاں
بیسویں صدی تحقیق و تجربات اور سائنسی ترقی کی صدی تھی۔ اس صدی کے
اوائل میں برِصغیر کے موسموں اور جسمِ انسانی پر اُن کے اثرات کے گہرے مطالعے کے
بعد ہمدرد نے انسان کو موسمِ گرما کے مُضر اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے
نباتات و نواکہات کے نہایت متوازن تناسب سے رُوح افزا تیار کیا۔
یہ اپنی فطری تاثیر، منفرد ذائقے اور اعلا معیار کی بدولت آج نہ صرف جنوبی ایشیا
بلکہ یورپ، امریکا، آسٹریلیا، جاپان اور مشرقِ وسطیٰ میں بھی ایک
نہایت فرحت بخش مشروب کے طور پر مقبول ہے۔
قدرتی اجزا پر مشتمل رُوح افزا کو دُنیا بھر میں ملنے والی
پزیرائی کے پیشِ نظر ہمیں پُورا اعتماد ہے کہ اکیسویں صدی میں بھی
یہ ایک قدرتی مشروب کے طور پر سرِفہرست رہے گا۔
معیار
ہر قیمت پر
SHARBAT
ROOH AFZA
REGD.
HAMDARD LABORATORIES
HLP
PAKISTAN
MADE IN PAKISTAN
رنگ، خوشبو، ذائقے اور تاثیر میں بے مثال
رُوح افزا
مشروبِ مشرق
ہمدرد

جئیں اسلام کی خاطر، مریں اسلام کی خاطر

سید امین گیلانی

جو بھی بات ہے وہ برملا کرتے رہیں گے ہم
سزا دیتے رہے ہو تم، یہ خطا کرتے رہیں گے ہم
ہمیشہ حق سے باطل کو جدا کرتے رہیں گے ہم
یہ حق ہے اہل حق کا حق ادا کرتے رہیں گے ہم
نبوت تخت ان کا خاتمیت تاج ہے انؐ کا
یونہی تعریف شاہ دوسرا کرتے رہیں گے ہم
رسول اللہؐ ہم کو جان سے پیارے ہیں نادانو!
رسول اللہؐ پر جانیں فدا کرتے رہیں گے ہم
بجز اسلام ہر آئین نامنظور ہے ہم کو
زباں ہے منہ میں جب تک یہ صدا کرتے رہیں گے ہم
جئیں اسلام کی خاطر، مریں اسلام کی خاطر
امینؔ اللہ سے یہ التجا کرتے رہیں گے ہم

باپ / بیٹے کا قبول اسلام اور آئندہ زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارنے کا عہد

ڈیرہ غازی خان (نمائندہ خصوصی)

تھانہ خان گڑھ کے قادیانی مشتاق احمد اور اس کے بیٹے ناصر احمد نے اسلام قبول کر لیا ہے اور عہد کیا کہ وہ آئندہ زندگی قرآن اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق گزاریں گے' یہ دونوں باپ بیٹا اس سے پہلے قادیانیت کا باقاعدہ پرچار کرتے تھے' جس پر تھانہ خان گڑھ کے مشتاق احمد خان نے ان کے خلاف مقدمہ درج کرایا تھا۔ یہ مقدمہ جج خصوصی عدالت برائے انسداد دہشت گردی محمد زوار شاہ قریشی کی عدالت میں زیر سماعت تھا۔ ملزم مشتاق احمد اور اس کے بیٹے ناصر احمد نے عدالت میں پیش ہو کر حلفی بیان داخل کیا ہے جس میں انہوں نے توبہ کر کے سچے دل سے اسلام قبول کر لیا ہے اور اعلان کیا ہے کہ وہ اہل سنت والجماعت کا مسلک اختیار کر چکے ہیں۔ خود اور اہل خانہ اسلام کے مطابق زندگی گزاریں گے' علاً ختم نبوت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ڈی جی خان مولانا اللہ وسایا' حاجی محمد رمضان جڑھ' مدعی مقدمہ مشتاق احمد خان' گواہ اظہر اسمٰعیل' محمد افضل وغیرہ نے بھی اس کی تصدیق کر دی ہے۔ لہذا انہیں رہا کر دیا جائے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جس پر خصوصی عدالت کے جج نے باپ بیٹے کو باعزت بری کرنے کا حکم سنایا ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

باسعادت زندگی.........باسعادت موت

تحریر: مولانا محمد زبیر عفی اللہ عنہ

پختہ علم، عشق رسولؐ میں ڈوبا ہوا دل، اصلاح و ہدایت، دفاع اسلام، دینی حمیت و غیرت، جیسے عناصر سے مرکب، باوقار اور پاکیزہ زندگی کے حامل حضرت اقدس حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی قدس اللہ سرہ کی اچانک شہادت کا سانحہ ۱۳/صفر بروز جمعرات امت مسلمہ کو پیش آچکا ہے۔

اس سانحہ سے متاثر ہونے والے اور اس حادثہ سے متعلق تین طبقے ہیں۔ایک خود حضرت مولاناؒ کی ذات اقدس ہے دوسرا طبقہ حضرت مولاناؒ کے قاتلوں کا ہے، جبکہ تیسرا طبقہ حضرت اقدسؒ کے اہل وعیال، متعلقین اور پوری امت مسلمہ کا ہے۔

جہاں تک خود حضرت مولاناؒ کی ذات کا تعلق ہے، تو حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولاناؒ کو شہادت جیسی نعمت کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم انعام مل چکا ہے۔ طبعی عمر گزارنے کے بعد بڑھاپے میں اللہ تعالیٰ نے شہادت سے سرفراز فرمادیا۔

دوسرا طبقہ قاتلوں اور سازش کے دیگر شرکاء کا ہے حقیقت یہ ہے کہ اس بھیانک قومی اور ملی جرم کا ارتکاب کرکے اس طبقے نے اپنے اوپر ہمیشہ کے لئے شقاوت اور بدبختی کی مہر لگوائی ہے۔

امت مسلمہ کے دلوں کو رلا دینے والا یہ طبقہ کبھی سکھ کا سانس نہیں لے گا، ہدایت مقدر ہے تو صحیح! ورنہ اللہ جل شانہ کے قہر اور اس کی سخت پکڑ ہے، امید یہی ہے کہ دنیا ہی میں یہ اپنے بدترین انجام کو پہنچیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

تیسرا طبقہ حضرت اقدس شہیدؒ کے اہل و عیال، متعلقین اور عالم اسلام کا ہے اس طبقے کے لئے بلاشبہ یہ ایک عظیم اور ناقابل تلافی نقصان ہے، امت مسلمہ اپنے ایک محسن، شفیق اور ایسے بے نفس عالم دین سے محروم ہوگئی ہے جو بقول حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دام اقبالہم: "امت کے لئے "مجسم خیر" شخصیت تھی، جنہوں نے دعوت وارشاد کے علاوہ ساری زندگی امت کی دینی رہنمائی میں گزار دی۔"

آپؒ بیک وقت تدریس و تصنیف، ناموس ختم نبوت، دینی تحریکات کی سرپرستی، رشد و اصلاح اور علم و عمل کے اہم مناصب پر پورے فعال طور پر براجمان رہے اور اسی بنا پر آپؒ حقیقت میں ایک "ہمہ پہلو" شخصیت تھے۔

واقعہ یہ ہے کہ علمی حلقوں کے علاوہ عوام الناس میں بھی آپؒ نے مختلف دینی شعبوں کے حوالے سے اہم خدمات سرانجام دیں اور عوام کی سنجیدہ و فکری رہنمائی فرمائی۔

"آپ کے مسائل اور ان کا حل" اختلاف امت اور صراط مستقیم، شخصیات و تاثرات، حیات عیسیٰ علیہ السلام، عقیدۂ ختم نبوت، اور ختم نبوت پر آپ کی دیگر اہم تصانیف کا علمی اور عوامی سطح پر مقبول اور مفید سلسلہ رہا، مذکورہ کتب کے علاوہ حسن یوسف، نزول عیسیٰ علیہ السلام، شیعہ سنی اختلاف اور صراط مستقیم، اپنی خاص شان کے پیش نظر علمی حلقوں میں یادگار کتابیں ہیں۔ آپ کا موثر قلم، اعتدال و انصاف، سنجیدگی و متانت اور بیک وقت تحقیق و دلچسپی سے بھرپور تھا۔

قادیانیوں اور قادیانیت سے متاثر بعض افراد کے خطوط جو حضرت مولاناؒ کے نام آئے ان میں وہ اپنے مذہبی عناد کی بنا پر اصل متعلقہ مسئلہ سے ہٹ کر بازاری زبان پر اتر آتے، حضرت اقدس شہیدؒ ایسے خطوط کا پوری حمیت و غیرت دینی کے ساتھ مگر پورے تحمل، باوقار اور سنجیدہ انداز میں جواب دیتے اور ہر بات کو علم و تحقیق کے ترازو کی طرف موڑ کر لے آتے۔ حضرت مولانا شہیدؒ کے ایسے خطوط تحقیق و بصیرت، تحمل اور بردباری کا حسین امتزاج اور خوبصورت شاہکار ہیں۔ آپ کے قلب میں امت کے لئے شفقت و رحمت کے

اعلیٰ جذبات موجزن تھے، بعض مصیبت زدہ، نومسلم خواتین وحضرات کے خطوط بھی منظر عام پر آئے جنہیں حضرت اقدسؒ نے اپنی روایتی شفقت، بلند ہمت اور حوصلہ افزائی سے بھرپور جوابات عطا کئے۔ دینی شعائر اور ختم نبوت پر غلط نگاہیں اٹھانے والوں کا بھرپور علمی اور فکری محاسبہ فرماتے۔

بنوری ٹاؤن میں بحیثیت استاذ الحدیث، علوم ومعارف کے موتی بکھیرتے رہے، آپ کا درس حدیث طلبہ میں بے حد مقبول تھا، طلبہ کو آپ سے اتنا قلبی لگاؤ رہتا کہ وہ اپنے شیخ اور استاذ پر جان نچھاور کرنا سعادت سمجھتے، حدیث اور ختم نبوت کے عنوان پر آپ اپنے ہم نام حضرت مولانا یوسف بنوری قدس سرہ کی یادگار تھے۔

اللہ تعالیٰ نے قادیانیت کے خلاف اور دفاع ختم نبوت کے موضوع پر حضرت بنوری قدس سرہ کے بعد آپؒ سے وہ علمی، تحقیقی، تبلیغی اور انتظامی کام لیا جو کئی اکیڈمیاں بھی مل کر سرانجام نہ دے سکتیں، اپنی گوناگوں مشغولیات کے ساتھ دینی جماعتوں کی سرپرستی بھی فرماتے، اپنے مریدین کو تبلیغی جماعت میں وقت لگانے کی بھی تلقین فرماتے رہتے، جہاد اور مجاہدین سے حضرت مولاناؒ کو والہانہ تعلق تھا۔ حال ہی میں وہ افغانستان میں کچھ ایام گزار کر آئے تو طالبان اور ان کے نافذ کردہ شرعی نظام سے بے حد مسرور تھے۔

ہر شخص جسے دین کا مخلصانہ کام کرتے ہوئے دیکھتے اس سے خوش ہوتے، اور اس کی حوصلہ افزائی فرماتے، ایک مرتبہ راقم الحروف کے علاقہ بلدیہ ٹاؤن کراچی میں قادیانیوں کی تبلیغی اور ان کی سرگرمیوں میں شدت سے اضافہ ہونے کا تو راقم کے والد (مولانا قاری حق نواز صاحب) نے اس صورت حال کے پیش نظر علاقہ کے نوجوانوں کی دینی رہنمائی اور ختم نبوت کے عنوان پر نوجوانوں کی پختگی اور ان کی معلومات کے لئے علاقہ میں ایک لائبریری قائم کی اور حضرت مولانا شہیدؒ کو اپنے ادارہ "دارالعلوم صفہ" سعید آباد آنے کی دعوت دی، بیان کے بعد حضرت شہیدؒ نے مذکورہ لائبریری کا افتتاح فرمایا تو وہاں نوجوانوں کے اجتماع اور لٹریچر ختم نبوت کے مطالعہ میں نوجوانوں کی دلچسپی کے اچھے ماحول کو دیکھ کر فرط مسرت سے راقم کے والد صاحب کو سینے سے لگالیا اور مبارکباد دی۔

حضرت مولانا شہیدؒ نے شفاف، قابل رشک اور علماء کرام کے لئے قابل تقلید زندگی گزاری، حضرت مولانا شہیدؒ کی پاکیزہ حیات میں مسلم امہ کے لئے بڑی رہنمائی تھی کیونکہ آپؒ نے شخصیت اور کردار کے اعلیٰ پیمانے پر زندگی گزاری ہے۔ عوام میں بھی حضرت اقدسؒ کی شخصیت کا سکہ بیٹھا ہوا تھا اور ہر شعبہ زندگی کے افراد آپؒ کو اپنا علمی اور دینی سرمایہ سمجھتے تھے۔

حضرت اقدس لدھیانوی شہیدؒ کی شہادت پر بعض عادی گناہگاروں کی اپنے گناہوں سے توبہ ایصال ثواب کا احسن طریقہ

حضرت اقدس لدھیانوی شہیدؒ کی زندگی تو باسعادت اور سرچشمہ ہدایت تھی ہی بالآخر آپ کی باسعادت شہادت بھی کئی افراد کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنی، اس کا اندازہ اس ایک پر مسرت بات سے کیجئے کہ گزشتہ جمعۃ المبارک کے اجتماع میں راقم کے والد مولانا قاری حق نواز صاحب نے دارالعلوم صفہ کی جامع مسجد میں اعلان کیا کہ حضرت مولانا شہیدؒ کی روح کو ایصال ثواب کے لئے کچھ ایسے افراد کھڑے ہو جائیں جو عادی قسم کے گناہوں میں مبتلا ہیں (مثلاً داڑھی منڈانا، نمازیں نہ پڑھنا وغیرہ) ایسے افراد کھڑے ہو کر اعلان کریں کہ وہ آئندہ کے لئے ان گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اور اس کا ایصال ثواب حضرت مولانا شہیدؒ کی روح کو کرتے ہیں۔ اس موقع پر بیسیوں افراد نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ آئندہ وہ داڑھی نہیں کاٹیں گے، اسی طرح نماز کے بعد اعلان پر بھی کئی افراد نے کھڑے ہو کر ہمیشہ کے لئے پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کا اعلان کیا اسی طرح روزانہ تلاوت قرآن کے لئے بھی کئی افراد نے عزم کیا اور اپنے سابقہ طرز سے آئندہ کے لئے توبہ کر کے اپنے ان اعمال کا ایصال ثواب حضرت مولاناؒ کی روح کو ایصال ثواب کیا یہ ایک احسن اور دوسروں کے لئے بھی قابل تقلید طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت کی توفیق دیں۔ (آمین)

حضرت مولانا لدھیانوی قدس سرہ کی شہادت سے عالم اسلام ایک سچے عاشق رسولؐ، عظیم اسلامی اسکالر، بلند پایہ علمی و روحانی شخصیت، محافظ ختم نبوت، محدث العصر اور جید عالم دین سے محروم ہو گیا ہے۔ علمی حلقوں میں اب تک سوگ کی کیفیت ہے۔ "عالم بے بدل" کی اصطلاح یوں تو کئی جگہ استعمال کی جاتی ہے، لیکن حضرت اقدس شہید نوراللہ مرقدہ اس کے صحیح اور اعلیٰ مصداق تھے۔

قادیانیت یا زہریلے سانپ کی ہلتی دم

اسلامی تعلیمات کی رو سے کسی بھی صورت میں 'مرزا غلام احمد قادیانی کی انگریزی نبوت کو پر تو بھی نصیب نہیں ہو سکتا' اس لئے کہ چودہ سو بیس سال قبل ہی نبوت و رسالت کے دروازہ بند ہونے کا اعلان خداوندی ہو چکا ہے اب ہر ذی شعور پر واضح ہو چکا کہ نبوت کے دعویٰ کرنیوالے کو توہین رسالت کی پاداش میں دار و رسن تک جانا پڑے گا ...... (مدیر)

مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کے ٹکڑوں کا پلا ہوا ایک برگشتہ اسلام شخص ہے اس کی غلط بیانی سے نہ معلوم کتنے افراد اب تک دین حق سے پھر چکے ہیں' جن میں سے بعض تو وہ ہیں جن پر تعلیمات اسلام کا حقہ آشکارہ نہیں ہوئیں اور وہ عدم علم کے سبب فرنگیوں کے پھیلائے ہوئے اس جال میں بری طرح سے پھنس گئے اور روز افزوں احمدیوں (قادیانیوں) کی ملمع سازی سے ان کے پاؤں الجھتے ہی چلے گئے۔ جب کہ بعض ایسے افراد بھی ہیں جو حق کے آشکار ہونے کے باوجود برٹش حکومت کی جبہ سائی سے باز نہیں آئے اور وہ اس خود ساختہ نبی کی حامی بھر کر سامراجی حکومت کے پیچھے پیچھے رہے۔

اسلامی تعلیم کی رو سے کسی بھی صورت میں قادیانی (غلام احمد) کی نبوت کو پر تو بھی نصیب نہیں ہو سکتا' اس لئے کہ چودہ صدی پیشتر ہی نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد اب کسی کو نہ وہاں دستک دینے کی اجازت ہے نہ ضرورت' حق تعالیٰ نے مذہب اسلام کی تکمیل کر کے "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" کی مہر لگادی ہے۔

ہر ذی شعور پر یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ نبوت کا وہ نقلی لبادہ اب ہر ایک پر تنگ ہو چکا ہے اگر کسی نے اس قمیض کو دوبارہ پہننے کی کوشش کی تو توہین رسالت کی پاداش میں اسے دار و رسن تک جانا پڑے گا۔ مگر افسوس پیٹ کے اس پجاری نے دانستہ طور پر حکومت کی وفاداری میں نبوت کے تقدس کو پامال کر دیا اور خلعت رسالت تار تار کر کے کروڑوں دل شیدگان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اندوہناک اور افسردہ خاطر کر دیا۔

سامراجیوں کے درکا یہ گدا گر قرآن حکیم کی اس آیت: "ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" کا ترجمہ اپنی کج فہمی اور غلط سوچ کے باعث تمام مفسرین کے ترجمہ سے ہٹ کر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ: خاتم النبیین کو مصدق النبیین کے معنی میں لیا جانا چاہئے یعنی گزشتہ انبیاء کرام کی نبوت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق پر مبنی ہے' جو سراسر غلط اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا پردازی ہے۔

اپنی طبع آزمائی کر کے آیات قرآنی کا ترجمہ کر لینا قادیانیوں کا شعار ہے۔ خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

اس قادیانی گروہ کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ایک نبی کے اوصاف اور کمالات کیسے ہونے چاہئیں؟! کذاب' ہوس پرست' بد قماش اور معاشرے کی جملہ برائیوں کا مجموعہ کوئی نبی ہو سکتا ہے؟! جب کہ اس کے اندر برائیوں کے تمام جراثیم موجود ہیں۔ اس کی دریدہ دہنی اس حد تک بڑھ چکی ہے جو احاطہ تحریر میں بھی نہیں لائی جا سکتی۔

کچھ جدید تعلیم یافتہ' بددین اور فالج زدہ ذہن رکھنے والے حضرات غلام احمد کی اس دانستہ حرکت پر بھی اسے بے قصور قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر آدمی آزاد خیال اور صاحب الرائے ہوتا ہے' اس لئے ہر کس و ناکس کو اپنی طبع آزمائی کا موقع ملنا چاہئے۔ لیکن ان نام نہاد دانشوران کو یہ کیوں نہیں سوجھتی کہ آزاد خیالی کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ انسان اپنا توازن ہی کھو بیٹھے اور ہر ایک کو باؤلے کتے کی طرح کاٹتا پھرے قلم کی بیجا آزادی کا نام اسلام دشمنی' خیال اور فکر کی غیر محتاط آزادی کا نام مذہب دشمنی' سوچ اور تحریر کا نام دین سے بغاوت ہے؟ ہندوستان جیسے جمہوری ملک میں جن سات بنیادی حقوق کا ہر شخص خواستگار اور حقدار ہے ان میں سے ایک مذہب اور دین کی آزادی بھی ہے تو کیا ہم اس

اساسی حق کی رو سے قادیانی احمدی اور یہ مذہب کو قادیانی شکنجے میں نہیں کس سکتے؟ اس شیطانی طوفان کے سامنے آئینی دیوار نہیں کھڑی کر سکتے" آزادی رائے کے یہ معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کسی کے مذہب پر کوئی شب خون مارے 'کسی ملت کے پیشوا پر کوئی شخص حملہ کر دے۔ خصوصاً اسلام جیسے سچے اور روشن مذہب پر' چاہئے تو یہ تھا کہ ہندوستانی سرکار دونوں فریقین کو بلا کر دلائل فراہم کرواتی اور پڑوسی ملک پاکستان کی مانند ۱۹۷۴ء کی تاریخ دہرا کر ان شورہ پشتوں کو غیر مسلم قرار دیتی۔

آج قادیانی کا بھوت بڑی تیزی سے پہاڑی اور غربت زدہ معاشرے میں دندنا رہا ہے سادہ لوح مسلمان ان کی دسیسہ کاری کے سبب اسلام سے برگشتہ ہو جاتے ہیں' قادیانیوں کو آج بھی یورپی لابیوں کی پشت پناہی حاصل ہے' جو اسلام کے شجرۂ آفاقی کو سرسبز و شاداب نہیں دیکھ سکتے۔

بقول قرآن:

"لتجدن اشد الناس عداوة

للذین آمنو الیھود و الذین اشرکو"

ترجمہ: "اے نبی عربی آپ

یہودیوں اور مشرکین کو لوگوں میں اہل

اسلام کا سب سے بڑا دشمن پاؤ گے۔"

قرآن کی صداقت پر ہم نہیں پوری ملت حنیف قربان' یہود کی اسلام دشمنی آج دیدہ اور آشکارہ ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ:

"مسلم دشمنی میں یہود و نصاریٰ

ہلاکت کی دہلیز کو بھی پار کر جائیں گے'

اپنی بہن بیٹیوں کی عصمت داؤ پر لگا دیں

گے' فاقہ کشی اور دریوزہ گری کر کے بھی اسلام کی بیخ کنی کرتے رہیں گے اور دولت و ثروت کا انبار لٹا کر بھی ان کی اسلام دشمنی کے باعث آج ہر جگہ بہی خواہاں اسلام مصیبت زدہ اور مصائب و آلام کی تصویر بنے ہوئے ہیں' آپ نے ایک مثال دے کر فرمایا کتا جو ایک ناپاک غلاظت خور اور گندگی میں آلودہ رہنے والا جانور ہے اسلام اس غلاظت اور ایذا رسانی کا پردہ فاش کرتے ہوئے کہتا ہے اگر کتے کا منہ تم میں سے کسی کے (پانی کے) برتن میں لگ جائے تو وہ برتن کی اشیا کو زمین پر گرا دے اور پھر اس برتن کو سات مرتبہ دھو ڈالے دوسری حدیث میں یہ تاکید بھی فرمائی گئی ہے کہ ساتویں مرتبہ مٹی سے رگڑ کر دھوئے مگر اس کی قباحت اور شناعت کو پس پشت ڈال کر یہ انگریز قوم آج کتے کو گود میں لئے پھرتی ہے' سینہ سے لگا کر بوسہ لیتی ہے 'سفر' حضر' دن' رات' صبح' شام ہر وقت کتا ان کے ہمراہ رہتا ہے۔ یہ محض اس وجہ سے ایسا کرتے ہیں کہ وہ اسلام جس نے کتے کی قباحت بیان کرتے ہوئے اس کی خرید و فروخت پر بندش لگا دی ہے اس کی توہین ہو اور وہ ہماری اس حرکت پر ہم سے دشمنی رکھیں نیز شدہ شدہ ہماری طرز رہائش و تہذیب ان پر اثر انداز ہو کر انہیں مذہب اسلام کی تعلیمات سے ہٹا دے۔"

اسی مغربی لابی کی کاشت کردہ زمین قادیان پر اس شجرۂ خبیثہ کا نمو ہوا ہے' جس کے تلخ ثمرات سے نہ معلوم کتنے صحیح العقیدہ مسلمان قادیانیت کی بھینٹ چڑھ گئے ہیں۔ اس کی جملہ دل خراش اور گمراہ کن باتوں سے بعض تو وہ ہیں جو فتور عقل و دانش کی پیداوار ہیں جو اس کی ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ تک کی زندگی میں موجود ہیں گویا کہ اس کے اقوال و افعال اس کے متضاد بیان ہیں' جس کا دل آخر کے بالکل برعکس اور شروع وسط کے ایک لخت مخالف ہے اس کے باوجود اپنے اس باطل تحریک پر ناز ہے۔ قادیان سے شائع ہونے والا بدر نامی اخبار قادیانی فرقہ کی مدح سرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"جماعت احمدیہ ایک عالمگیر مذہب ہے جو دنیا کے ۱۶۰ ممالک میں پھیلی ہوئی ہے آئے دن تبلیغ احمدیت میں نئے نئے ذرائع ابلاغ ایجاد ہو رہے ہیں اس کے ذرائع ابلاغ میں ایم ٹی اے سرفہرست ہے اور دنیا اس ایم ٹی اے کو دیکھ کر حیران ہے کہ برابر ۲۴ گھنٹے پروگرام نشر ہوتے ہیں۔"

(بدر ۱۹/اکتوبر ۱۹۹۸ء)

اگر اس اخبار کا یہ دعویٰ صحیح ہے تو یقیناً قادیانی اس دور کے جدید ذرائع ابلاغ سے گزشتہ سالوں کے بالمقابل امت مسلمہ کو زیادہ نقصان پہنچا سکتے ہیں' اس لئے کہ اب عوام جلسوں اور کانفرنسوں سے زیادہ اسکرین پر دنیا کی رعنائی دیکھتے اور خبریں معلوم کرتے ہیں۔

اس لئے ہمارے اکابر کو بھی دشمن کی مانند تیاری شروع کرنی چاہئے کیونکہ دنیا میں تعداد کی رو سے کمی کے باوجود وہی قوم فاتح ہوئی ہے جو مقدار اسلحہ میں برابر ہو۔

آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت لاہور کا تعزیتی اجلاس ودیگر سرگرمیاں

لاہور (نمائندہ خصوصی) آل پارٹیز مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے صدر قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی دینی وملی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

انہوں نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ تبحر عالم دین، نامور دینی اسکالر، کئی ایک دینی رسائل و جرائد کے ایڈیٹر، بیسیوں کتابوں کے مصنف اور سلسلہ چشتیہ کے شیخ طریقت تھے۔ برکۃ العصر حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نوراللہ مرقدہ کے خلیفہ اجل اور حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحئی عارفیؒ سے مجاز طریقت تھے۔ جمعیت علماً اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن، سپاہ صحابہؓ پاکستان کے صدر مولانا محمد اعظم طارق، جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امیر مولانا محمد مسعود اظہر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری جیسے عمائدین ان کے خلفاً تھے۔

مجلس کے نائب امیر ہونے کی حیثیت سے ان کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی، قائد تحریک ختم نبوت نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ کی شہادت نے حکومتی امن وامان کے دعووں کی قلعی کھول دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دی جائے۔ مولانا کی دن دہاڑے مظلومانہ شہادت کے پیچھے بہت بڑی سازش کارفرما معلوم ہوتی ہے۔ اس سازش کے پیچھے قادیانی دہشت گردی ہی نمایاں ہے۔ نیز انہوں نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ کے قتل سے واضح ہوتا ہے کہ آج تک ہونے والے علماکرام کے قتل میں قادیانی غنڈہ عناصر ہی ملوث ہیں جو فرقہ واریت کی آڑ میں اس قسم کی حرکات کرکے تصادم کرواکر خود محفوظ ہوجاتے ہیں۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، الحاج بلند اختر نظامی، مولانا ظفراللہ شفیق، مولانا عزیزالرحمن ثانی، قاری محمد زبیر نے مولاناؒ کی شہادت کو اسلامیان پاکستان کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے ان کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

تحفظ ناموس رسالت کے جلوس پر لاٹھی چارج کی مذمت

تشدد کے ذریعہ ناموس رسالت ﷺ کی تحریک کو دبایا نہیں جاسکتا

ناموس رسالت ایکٹ کے طریقہ کار کی بحالی تک تحریک جاری رہے گی

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، حاجی طارق سعید خان، قاری محمد زبیر، میاں عبدالرحمن، مولانا عزیزالرحمن ثانی، پاسبان ختم نبوت کے صاحبزادہ سلمان منیر، محمد ممتاز اعوان نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں لاہور میں تحفظ ناموس رسالت کے جلوس پر پولیس کا بے تحاشا لاٹھی چارج اور آنسو گیس کی شیلنگ کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ انتظامیہ میں گھسے ہوئے قادیانی اور یہودی لابی کے ایجنٹ اور این جی اوز ناموس رسالت ﷺ کی تحریک کو تشدد کی راہ پر لاکر فوج اور دینی طبقات کو لڑانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

انہوں نے کہا کہ ایک طرف حکومتی حلقے یہ کہتے ہوئے نہیں تھکتے کہ ناموس رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم اور تغیر و تبدل نہیں کیا جارہا۔ دوسری طرف ناموس رسالت کے متوالوں پر بے تحاشہ لاٹھی چارج کرکے انہیں زخمی کیا جاتا ہے، جس سے حکومتی دعووں کی قلعی کھل جاتی ہے۔

تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے مطالبہ کیا کہ ناموس رسالت کے جلوس پر لاٹھی چارج کرانے والے پولیس افسروں کو معطل کیا جائے اور گرفتار شدگان کو رہا کرکے ان کے خلاف قائم کئے

گئے مقدمات واپس لئے جائیں۔

انہوں نے کہا کہ تشدد کے ذریعہ ناموس رسالتؐ کی تحریک کو دبایا نہیں جا سکتا۔ نیز انہوں نے مطالبہ کیا کہ چیف ایگزیکٹو اس واقعہ کا فوری نوٹس لیں کہ یہ قوم ناموس رسالت کے قانون کے پروسیجر کی بحالی اور امتناع قادیانیت ایکٹ کو پی سی او میں تحفظ فراہم کرنے تک آرام سے نہیں بیٹھے گی۔

مولانا لدھیانویؒ کی شہادت بین الاقوامی سازش ہے

مطالبات تسلیم ہونے تک تحریک جاری رہے گی

لاہور (پ ر) محقق العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت کے خلاف مختلف دینی جماعتوں کے رہنماؤں کا اجلاس دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن میں الحاج بلند اختر نظامی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علاوہ جمعیت علماء اسلام، جمعیت علماء پاکستان، اتحاد العلماء پاکستان، مجلس احرار اسلام، سپاہ صحابہؓ، متحدہ جمعیت اہلحدیث، مرکزی جماعت اہلحدیث، پاسبان ختم نبوت اور جمعیت طلباء اسلام کے رہنماؤں نے شرکت کی۔ تمام دینی جماعتوں نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت پر گہرے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس سانحہ کو بین الاقوامی سازش قرار دیا ہے اور کہا کہ حکومت ملک میں امن و امان قائم کرنے میں بری طرح ناکام ہو گئی ہے۔ اجلاس نے مندرجہ حکومت اور وزیر داخلہ سے فوری استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ اجلاس میں مولانا محب النبی، مولانا عبدالمالک خان، سردار محمد خان لغاری، مولانا محمد امجد خان، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، حاجی محمد نعیم بادشاہ، مولانا سیف الدین، حافظ رشید احمد، قاری نذیر احمد، مولانا مشتاق احمد، میاں مجاہد الحسینی، قاری محمد زبیر، مولانا ظفر اللہ شفیق، قاری شفیق حسین شاہ، مولانا انیس الرحمٰن طاہر، قاری محمد یوسف احرار، میاں محمد اویس، مولانا منور حسین، محمد ممتاز اعوان، غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ، قاری محمد عارف نے شرکت کی۔

اجلاس میں دو ٹوک الفاظ میں کہا ہے کہ دینی قوتیں اپنے مطالبات کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گی۔ اجلاس میں کہا گیا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی شق سمیت تمام اسلامی دفعات کو پی سی او میں شامل کیا جائے۔

کامیاب ترین ہڑتال تاجروں اور دینی قوتوں کی فتح ہے

باقی ماندہ مطالبات تسلیم ہونے تک تحریک جاری رہے گی

لاہور (پ ر) آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف، سردار محمد خان لغاری، مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا بشیر احمد، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے ایک اخباری بیان میں ملک بھر میں کامیاب ہڑتال پر خیر مقدم کرتے ہوئے اسے دینی قوتوں کی فتح قرار دیا ہے۔ نیز تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے ہڑتال کی کامیابی پر تاجروں، علماء کرام اور دینی رہنماؤں کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کسی قسم کے دباؤ کو قبول نہ کر کے جرأت کا مظاہرہ کیا ہے۔ تحریک ختم نبوت کے رہنماؤں نے کہا کہ باقی ماندہ مطالبات تسلیم ہونے تک جدوجہد جاری رہے گی۔ حکومت کو نوشتہ دیوار پڑھ کر باقی مطالبات فی الفور تسلیم کر لینے چاہئیں کیونکہ ملک کسی قسم کے ایجی ٹیشن کا متحمل نہیں۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت پر ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا

مولانا لدھیانویؒ کے قاتل گرفتار نہ کئے گئے تو تحریک چلائیں گے

جمعۃ المبارک کے اجتماعات میں علماء کرام کے خطابات

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر اور ملک کے نامور عالم دین اور مذہبی اسکالر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت کے خلاف کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر ملک بھر میں یوم احتجاج منایا گیا جبکہ تحریک ختم نبوت میں شامل تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور خطباء عظام نے کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور، مانسہرہ، ملتان، کوئٹہ، سکھر، حیدر آباد، گوجرانوالہ، فیصل آباد، سرگودھا، جھنگ، بہاولپور، مظفر آباد، آزاد کشمیر سمیت ملک کے تمام چھوٹے اور بڑے شہروں کی ہزاروں مساجد میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت پر شدید احتجاج کیا اور کہا کہ موصوف امت مسلمہ کی متفقہ جماعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر اور اتحاد بین المسلمین کے داعی تھے، آپ کا کسی قسم کی فرقہ واریت اور سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

علماء کرام نے کہا کہ اس سانحہ سے واضح ہو گیا ہے کہ علماء کرام اور دینی رہنماؤں کو قادیانی ہی قتل کرا رہے ہیں اور ماضی میں مرزائی جماعت کے گرو مرزا طاہر لندن میں بیٹھ کر دینی رہنماؤں کے قتل کی پیشن گوئی کرتا رہا ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ

مولاناؒ کے المناک واقعہ شہادت میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ علماً کرام نے مطالبہ کیا کہ مولانا لدھیانویؒ کے قتل کیس میں کراچی کی قادیانی جماعت کے عہدیداران اور خدام الاحمدیہ کے تربیت یافتہ نوجوانوں کو شامل تفتیش کیا جائے اور تمام قادیانی مراکز کا آپریشن کلین اپ کیا جائے تو مولانا لدھیانوی سمیت تمام علماً کرام کے قاتل مل سکتے ہیں۔

لاہور سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پریس ریلیز کے مطابق مولانا محمد اجمل خان، ڈاکٹر اسرار احمد، قاضی حسین احمد، پروفیسر طاہر القادری، مولانا عبدالقادر آزاد، مولانا سید رشید میاں، مولانا سیف نفیس الحسینی، مولانا عبدالرحمن اشرفی، حافظ زبیر احمد ظہیر، مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، قاری محمد زبیر، مولانا ظفر اللہ شفیق، صاحبزادہ محمد امجد خان، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عبدالرؤف فاروقی، پیر سیف اللہ خالد، مولانا قاضی محمد یونس انور، مولانا علی اصغر عباسی، علامہ مقصود احمد، میاں عبدالرحمن، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا منور حسن صدیقی، قاری سید ضیاء الحسن بخاری، حافظ محمد ریاض درانی، قاری نذیر احمد سمیت مختلف دینی تنظیموں کے رہنماؤں نے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے سانحہ شہادت کی مذمت کی اور قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے المناک واقعہ شہادت کے خلاف لاہور میں مظاہرہ

مولانا لدھیانویؒ کا مشن پوری دنیا میں جاری رکھا جائے گا

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قلعہ محمدی راوی روڈ کے زیر اہتمام جمعۃ المبارک کی نماز کے بعد جامع مسجد نورانی سے ایک زبردست احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ جلوس میں قادیانیوں کے خلاف زبردست نعرہ بازی کی گئی۔ جلوس کی قیادت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمن ثانی، قاری محمد خلیل الرحمٰن نے کی۔ مظاہرہ نورانی مسجد قلعہ محمدی سے شروع ہو کر یادگار پاکستان تک جاری رہا۔ مظاہرین نے راوی روڈ بلاک کر دی، جس سے دربار لوہی سے لے کر یادگار اور یادگار سے اسٹیشن تک ٹریفک بلاک ہو گئی۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی المناک شہادت دینی قوتوں کا ناقابل تلافی نقصان ہے، جو مدتوں پورا نہ ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ کے مشن کو جاری رکھا جائے گا، اور پوری دنیا میں پہلے سے کہیں بڑھ کر مرزائیوں کا تعاقب کیا جائے گا۔ مولانا قاری خلیل الرحمٰن، مولانا محمد انور طاہر، حافظ حفیظ الرحمٰن، حامد بلوچ، محمد یامین، اعجاز بلوچ سمیت کئی ایک حضرات نے مظاہرین سے خطاب کیا۔ مولانا لدھیانویؒ کی شہادت کے نتائج و عواقب پر غور کرنے کے لئے آل پارٹیز مجلس عمل ختم نبوت کا ہنگامی اجلاس دفتر ختم نبوت مسلم ٹاؤن میں بلایا گیا جس میں اہم فیصلے کئے جائیں گے۔

ملک عزیز پاکستان کی نامور مذہبی شخصیت، پیر طریقت، رہبر شریعت، فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کو نامعلوم افراد نے شہید کر دیا۔ (اناللہ وانا الیہ راجعون)

یہ افسوسناک خبر جنگل کی آگ کی طرح پوری دنیا میں فوراً پھیل گئی اور اس خبر نے ہر کس و ناکس ہر دیندار، اور دنیادار کو چونکا کر رکھ دیا کہ اگر ایسی شخصیت کی ذات اس ملک میں محفوظ نہیں ہے تو پھر اس ملک کا کوئی بڑے سے بڑا انسان بھی محفوظ نہیں ہو سکتا۔ یہ خبر تقریباً ۱۲ بجے کے قریب اسلام آباد، پنڈی اور مضافات تک بھی پہنچ چکی تھی اور چاروں اطراف میں حضرت کی المناک شہادت پر اظہار تعزیت کیا جا رہا تھا اور حضرتؒ کی پر سکون زندگی علوم عالیہ سے مزین زندگی اور اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں گزاری ہوئی احسن ترین زندگی پر ہر فرد ناز کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ ”آغاز بھی عمدہ اور خاتمہ بھی اعلیٰ وارفع“

بہر کیف حضرتؒ کے کمالات اور خصائص پر جس قدر لکھا جائے کم ہے۔ حضرتؒ کی زندگی کا ہر ایک پہلو اپنے اندر عجیب قسم کے انمول موتی رکھتا تھا اگر ان کی سیرت کو دیکھا جائے تو بھی اعلیٰ اور اگر ان کی صورت کو دیکھا جائے تو وہ بھی پر کشش ان کی علمی زندگی کو دیکھا جائے تو وہ بھی علوم الٰہیہ سے ہر طرح مزین اور اگر ان کی عملی زندگی کو دیکھا جائے تو وہ بھی میدان کارزار میں ایک باہمت جوان جیسی معلوم ہوتی تھی الغرض حضرتؒ کو اللہ رب العزت نے جمیع خصائص اور خوبیوں سے نوازا تھا۔

حضرتؒ کی شہادت کی خبر ملتے ہی پنڈی کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ فاروقیہ حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب کے ہاں فوری طور پر ایک ہنگامی اجلاس منعقد کیا گیا اور اجلاس کے اندر اس عظیم سانحہ پر گفت و شنید ہوئی اور حضرات علماً کرام نے اپنی قیمتی آراً سے نوازا خلاصہ اجلاس یہ تھا کہ ہر قیمت پر حضرتؒ کے قاتلوں سے بدلہ لیا جائے۔ اس کے لئے علماً کرام کو جس قدر قربانیاں دینا پڑیں دیں گے اور اگر گرفتاریاں بھی ہوئی تو دیں گے۔ ۲۰/ مئی کو جامعہ اسلامیہ صدر

(راولپنڈی) میں ایک ہنگامی جلسہ اور مظاہرہ ہوا۔ اور جامعہ اسلامیہ صدر میں ایک بھرپور قسم کا جلسہ ہوا اور اس کے بعد مظاہرہ بھی کیا گیا اور علماء کرام نے اپنے مخصوص انداز میں حضرتؒ کو خراج تحسین پیش کیا اور حکومت وقت کو ان کی ذمہ داری کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضرتؒ کے قاتلوں کی گرفتاری کا پرزور مطالبہ کیا۔

جمعہ کے روز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کال پر تمام علماء کرام نے حضرتؒ کے ساتھ بھرپور عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے تمام مساجد میں تعزیتی خطاب کئے اور قراردادیں بھی پیش کیں کہ اگر اس ملک کے اندر اس انداز میں علماء کرام کے قتل کا سلسلہ جاری رہا تو جس طرح پہلی حکومتوں کو رب کریم نے عبرت کا نشان بنادیا، اس حکومت کا انجام بھی ایسا ہی ہوگا۔

۲۱/ مئی بروز اتوار بھی مختلف جگہوں پر پروگرام ہوتے رہے اور بعد از نماز عصر آبپارہ چوک اسلام آباد میں سپاہ صحابہ کی کال پر ایک بھرپور تعزیتی جلسہ اور مظاہرہ کا انتظام کیا، اس پروگرام میں تمام مذہبی جماعتوں نے شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد نے بھی پروگرام میں، راہنما شرکت کی اور حضرت اقدسؒ کی پروقار شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا۔ بعد از نماز مغرب اسلام آباد کے مشہور دینی مدرسہ جامعہ محمدیہ حضرت مولانا ظہور احمد علوی صاحب کے ہاں تعزیتی پروگرام تھا، اس میں بھی علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور ہر ایک نے اپنے مخصوص انداز میں حضرتؒ کے ساتھ عقیدت کا اظہار کیا اور حکومت پر زور دیا کہ ملک کے اندر ہونے والے ایسے واقعات کا سدباب کرے۔

علماء کرام نے حکومت سے کہا کہ اگر اس ملک کے اندر کسی ایک عالم دین کے قاتل کو پکڑ کر سزا دی جاتی تو آج نوبت یہاں تک نہ پہنچتی جو روز جنازے اٹھائے جا رہے ہیں، ان کی نوبت نہ آتی مگر حکومت ان جنازوں اور جھگڑوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتی تو یہ کوئی ساری عمر اس دنیا میں رہیں گے اور ساری عمر اس ہی رہیں گے" فرعون کو ساری عمر نہیں ہوا مگر انجام کیا ہوا ہر باشعور انسان جانتا ہے تو آج ہم حکومت وقت کے فرعونوں کو کہتے ہیں کہ "اللہ کے عذاب سے ڈرو اور ایک دن مرنا ہے اور اس دار فانی کو چھوڑ کر دار ابدی میں چلے جانا ہے کیوں اپنی آخرت خراب کرنے کے چکر میں ہو۔"

بہر کیف حضرتؒ کا سانحہ پوری امت مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا سانحہ ہے، خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ایک ایسے مشفق، مدبر، حلیم، اسکالر، فقیہہ اور متبحر عالم دین سے محروم ہوگئی ہے جس کی تلافی بظاہر ناممکن نظر آتی ہے۔ اللہ کریم حضرت اقدسؒ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور حضرتؒ کی تمام تر پاکیزہ زندگی کی حسین ساعتوں کو شرف قبولیت سے نوازتے ہوئے ان کے لئے اجر عظیم کا باعث بنائے۔ علماء کرام کی ایک بہت بڑی تعداد نے ان تمام پروگراموں میں شرکت کی اور مجلس کی ہر کال پر آواز بلند کرنے کی یقین دہانی کروائی ان تعزیتی جلسوں اور پروگراموں کا سلسلہ تاحال جاری ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ماضی گواہ ہے کہ ہم نے کبھی املاک اور جان ومال کو نقصان نہیں پہنچایا

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے ایک اخباری بیان میں شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے المناک سانحہ شہادت کے بعد کراچی میں بینک و بزنس ریکارڈر کے دفاتر کو آگ لگانے کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ماضی اس بات کا شاہد ہے کہ مجلس ایک تبلیغی ادارہ ہے جو پرامن طور پر ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔ املاک اور جان و مال کو نقصان پہنچانے کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

مجلس کے ترجمان نے کہا کہ روزنامہ بزنس ریکارڈر اور بینکوں کو آگ لگانے والے وہی عناصر ہیں جنہوں نے حضرت لدھیانویؒ کو شہید کر کے ملک بھر میں بالعموم اور کراچی میں بالخصوص امن و امان کا مسئلہ پیدا کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پرامن طور پر تحریک جاری رکھے ہوئے ہیں اور مولانا کے قاتلوں کی گرفتاری تک احتجاج جاری رکھیں گے۔

☆☆..................☆☆

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسے اکابر صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں

(محمد امیر معاویہ)

ڈیرہ اسمٰعیل خان (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت انتہائی بہیمانہ اور ظالمانہ اقدام ہے، اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ یہ قتل فوجی حکومت کے منہ پر بدترین داغ ہے، ان کے قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ ان خیالات کا اظہار جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم مالیات خواجہ محمد زاہد نے خلیجی ممالک کے تین ماہ کے دورہ کے بعد وطن واپسی پر جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں حافظ امیر معاویہ، حافظ محمد شاہد،

حافظ عبدالقیوم، شیخ ایاز، قاری عصمت اللہ نعمانی اور دیگر کارکنوں سے ملاقات میں کہی۔

اس موقع پر حافظ امیر معاویہ نے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ جیسے اکابر و شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی دینی وملی خدمات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں، ان کی دینی خدمات اتنی زیادہ ہیں کہ احاطہ ناممکن ہے، آج بھی مولانا تحفظ ختم نبوت کا جھنڈا بلند کئے ہوئے تھے، قادیانیوں کو ہر محاذ پر للکار رہے تھے، ان کی مکاریوں کو طشت ازبام کررہے تھے، انہوں نے کہا کہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے ان کو قرار واقعی سزا دی جائے ورنہ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہوں گے کہ بات احتجاج اور قراردادوں سے نکل چکی ہے۔

تعزیتی اجلاس

کولارچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ کولارچی کا خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت امیر یونٹ مولانا حکیم محمد عاشق نے کی، اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر گہرے دکھ و غم کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی، اور مرحوم کی علمی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا۔

اس موقع پر حاجی حمید اللہ، فقیر محمد تنیو، مولانا عبدالجبیر ہزاروی، قاری علی حیدر شاہ، محمد ابراہیم بلو، زاہد انجم، محمد اسلم احمدانی، حاجی خورشید، حاجی ولی محمد، ڈاکٹر ندیم، نجم الدین سودا خان کھوسہ، یونٹ کولارچی کے ناظم اعلیٰ حکیم سعید انجم راجپوت نے شرکت کی۔

عظیم قومی سانحہ

کولارچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت عظیم قومی سانحہ ہے اور اس تاسف انگیز حادثہ سے علمی میدانوں میں جو خلا پیدا ہوا ہے اس کے پر ہونے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا، یہ بات ختم نبوت کولارچی کی جانب سے یوم احتجاج سے امیر ختم نبوت کولارچی مولانا حکیم محمد عاشق، امیر سواد اعظم اہلسنت کولارچی عبدالجبیر ہزاروی، ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حکیم محمد سعید انجم راجپوت، سواد اعظم کے ناظم قاری علی حیدر شاہ، حاجی حمید اللہ، قاری مختیار احمد اور دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ان کے ڈرائیور عبدالرحمنؒ کا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ مولاناؒ کے عظیم مشن کو جاری رکھا جائے گا، انہوں نے کہا کہ بدبخت ظالموں نے امت مسلمہ کو ایک عظیم محقق کے فیض سے محروم کیا ہے وہ بدبخت خدا کے غضب و قہر الٰہی سے نہیں بچ سکیں گے، انہوں نے کہا کہ کراچی میں جگہ جگہ پولیس رینجرز اور دیگر ایجنسیوں کے اہلکار تعینات ہیں اور سرکاری اہلکاروں کی موجودگی میں مولانا کو دن دھاڑے شہید کرنا اور قاتلوں کا آسانی سے فرار ہو جانا ملک بھر کے عوام کے لئے لمحہ فکریہ ہے، انہوں نے کہا کہ اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے، انہوں نے کہا کہ حکومت نے اگر فوری طور پر اس سازش کو بے نقاب نہ کیا تو پورا ملک سراپا احتجاج بن جائے گا آخر میں مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

سفاک قاتلوں کو فوراً گرفتار کیا جائے

کولارچی (نمائندہ خصوصی) کولارچی کی مختلف مساجد جامع مسجد مدینہ، جامع مسجد اقصیٰ، جامع مسجد کھوروواہ میں ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ مولانا لدھیانویؒ کے قاتلوں کو فوری طور پر گرفتار کریں اور ساتھ ساتھ سازش کرنے والوں کو بھی گرفتار کریں اور مساجد میں بڑی تعداد میں لوگوں نے دعائے مغفرت کی۔

کولارچی دفتر میں تعزیت

کولارچی (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر مختلف لوگوں نے دفتر ختم نبوت کولارچی یونٹ میں آکر ناظم اعلیٰ ختم نبوت سعید انجم راجپوت سے تعزیت کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی جبکہ تعزیت کا سلسلہ دفتر ختم نبوت کولارچی میں تاحال جاری ہے۔

ممتاز عالم دین اور عظیم اسلامی اسکالر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر شدید احتجاج

فورٹ عباس (نمائندہ خصوصی) جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر ضلع بہاولنگر اور مدرسہ سراج العلوم کے ناظم مولانا رشید احمد نے ملک کی ممتاز دینی وروحانی شخصیت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کل پاکستان کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر انتہائی دکھ اور صدمے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولاناؒ کی شہادت عالم اسلام کے لئے عظیم سانحہ ہے۔ ایسی ہستیاں قدرت صدیوں بعد عطا کرتی ہے۔ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا لدھیانویؒ کی شہادت پر شدید احتجاج کیا اور فوجی حکام سے مطالبہ کیا کہ قوم مولانا لدھیانویؒ کے قاتلوں کا عبرتناک انجام دیکھنا

چاہتی ہے۔ بصورت دیگر اس کے سنگین حالات کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے مولانا کی شہادت میں مرزائی اور یہودی لابی کے ملوث ہونے کے خدشات کا اظہار کیا۔

انتہائی اندوہناک سانحہ

گمبٹ (حافظ گل محمد مری، مولانا خان محمد)

۱۸/ مئی بروز جمعرات گمبٹ میں جمعیت علماء اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس ہو رہا تھا کہ اچانک ٹنڈو آدم سے انتہائی افسوسناک خبر ملی کہ فقیہ العصر مجلس کے نائب امیر حضرت اقدس لدھیانویؒ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی تمام حاضرین پر سکتہ طاری ہو گیا اور اس بے انتہا غم کی خبر نے دل کو ہلا کر رکھ دیا کیونکہ مولانا مرحوم ممتاز شخصیت نہ تھے صرف اور صرف رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے لئے پوری زندگی کام کرنے میں گزاری۔ اللہ رب العزت نے حضرتؒ کو شہادت کی نعمت سے نوازا لیکن دوسری طرف حدیث شریف کی مصداق کہ "موت العالم، موت العالم" یعنی عالم کی موت پورے جہاں کی موت ہے۔ اجلاس میں علماء نے حکومت کو بھی براہ راست ملوث ہونے کا ملزم بھی قرار دیا کیونکہ اسلام سے ناواقف حکمران اسلامی دفعات کو دانستہ چھیڑ کر مذہبی فسادات کروانے کی کوشش کر رہے تھے، اجلاس نے آخر میں پرزور الفاظ میں احتجاج کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے اور جنرل صاحب! اپنے پی سی او کے تحت اسلامی دفعات بر قرار رکھنے کے لئے آرڈی نینس جاری کرے ورنہ پورے ملک میں احتجاجی کارروائی ہو گی اس کی ذمہ دار حکومت ہو گی۔ آخر میں مولاناؒ کے لئے بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

امت مسلمہ کا عظیم خسارہ

رحیم یار خان (حفیظ الرحمن) خطیب العصر شیخ الحدیث حضرت علامہ محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی المناک شہادت پوری امت مسلمہ کا عظیم نقصان اور حکومت اور اس کی ایجنسیوں کی ناکامی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ناموس ختم نبوت کی خاطر اپنی زندگی کا ایک ایک لمحہ گزارنے کے بعد اپنے خون کا آخری قطرہ تک اس عظیم مشن کی خاطر قربان کر کے شہادت عظمیٰ پر فائز ہو کر آخرت کے ابدی کامیابیوں کے سفر پر روانہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر رحیم یار خان حضرت مولانا قاضی عزیز الرحمن نقشبندی نے اپنے صدارتی خطبہ اور دیگر علماء کرام نے ایک تعزیتی و احتجاجی جلسہ میں خطابات میں کیا۔ ناظم اعلیٰ پنجاب جمعیت علماء اسلام حضرت مولانا رشید احمد لدھیانوی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ

"حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت سے ملت ایک عظیم فقیہ، محدث، مبلغ، مجاہد اور روحانی پیشوا سے محروم ہو گیا ہے، مولاناؒ جیسی شخصیات صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں اور ان کا خلا صدیوں میں بھی پر نہیں ہوتا۔"

علماء کرام کی مجلس شوریٰ کے نو منتخب چیئرمین حضرت مولانا بشیر احمد صاحب، حامد حساروی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ :

"حضرت والا کی المناک شہادت پر ہم بڑی مشکل سے اپنے اور اپنے نوجوانوں کے جوش کو دبا کر حکومت وقت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ہمارے حضرت لدھیانوی نور اللہ مرقدہ کے قاتلوں کو گرفتار کر کے تختہ دار پر لٹکائے، ورنہ ہم خود حکومت کو قاتل جان کر جوش کے ساتھ جب میدان عمل میں نکل کھڑے ہوئے تو اس کی ذمہ دار حکومت وقت خود ہو گی۔"

سالار سپاہ صحابہؓ و جرنیل احرار حضرت مولانا حافظ محمد اکبر اعوان نے اپنے جذباتی خطاب میں فرمایا کہ :

"۱۸۵۷ء سے علماء حق مصائب و مشکلات برداشت کرتے آ رہے ہیں، ہمیں شہادتیں ملی ہیں اور ہم لوگوں کی زندگی میں شہادت انسانیت کی معراج ہے، لہٰذا ہم حکومت کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم ایسے کسی بزدلی والے اقدامات سے پریشان ہو کر اپنا راستہ بدلنے والے نہیں ہیں، ہم حلف اٹھاتے ہیں کہ ہم ہر حال میں حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے راستے پر ہی گامزن رہیں گے، اس کے لئے ہمیں جتنی بھی تکلیف اٹھانی پڑی ہم تیار ہیں۔"

حضرت مفتی محمد سعید سراجی نقشبندی سجادہ نشین دربار عالیہ موسیٰ زئی شریف نے حضرت لدھیانویؒ کو بڑے خوبصورت انداز سے خراج عقیدت پیش فرمایا اور وہی الفاظ استعمال کئے۔ حضرت اسماءؓ بنت ابو بکرؓ نے حضرت زبیر بن عوامؓ کی شہادت پر فرمائے تھے کہ : "آپ کی زندگی بھی حسین اور موت بھی قابل رشک ہے۔"

مولانا محمد سعید صاحب (کراچی) نے حضرت لدھیانویؒ کے علمی اور روحانی مقام کو اپنے خطاب میں خوبصورتی سے اجاگر فرمایا۔

قاضی عبدالحمید صاحب نمائندہ جمعیت علماء اسلام سمیع الحق گروپ کی نمائندگی کرتے ہوئے فرمایا کہ :

"مولانا کی شہادت سے پوری امت مسلمہ کے دل غم سے لبریز ہیں، ہم صرف اکابرین کی ہدایت کے منتظر ہیں، پھر ہر قدم اجتماعی طور پر اٹھائیں گے۔"

ان کے علاوہ میاں محمد مظہر فیاض صاحب، علامہ رشید صاحب، علامہ قاضی محمد سعید انجم، مولانا عبدالغنی طارق، قاری امداداللہ ، مفتی عبداللطیف اور ملک عبدالحق صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کیا فرمایا۔ یہ احتجاجی جلسہ مرکزی جامع مسجد جامعہ قادریہ میں منعقد ہوا۔

اس سے قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع رحیم یار خان کے مبلغ مولانا احمد بخش نے امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مشاورت سے ایک ہنگامی تعزیتی اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں بلوایا، جس میں تمام مکاتب فکر کے علمأ کرام، مشائخ عظام، مدارس کے مہتمم حضرات، اساتذہ کرام اور دینی مدارس کے طلبأ کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور یہی فیصلہ ہوا کہ فی الحال پرامن تعزیتی جلسہ کیا جائے اور کراچی میں موجود اکابرین کی ہدایت کا انتظار کیا جائے۔ صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن قاضی نے دونوں پروگرام کے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔

ڈلے والا بھکر میں تعزیتی اجتماع

ہم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ اور ان کے ڈرائیور عبدالرحمٰن کے سانحہ شہادت کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ آئے دن علمأ کرام کا قتل ہونا بہت بڑے صدمے کی بات ہے۔ حضرتؒ کی شہادت کے پیچھے قادیانی اور بیرون ملک کا ہاتھ ہے۔ اس قتل کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے کیونکہ ایسی بزرگ شخصیت کا شہید ہونا بہت بڑے خسارے کی بات ہے۔ یوتھ ختم نبوت کے امیر مولانا محمد حیدر فاضل، جمعیت علمأ اسلام ڈلیوالہ کے نائب صدر میاں بابا رانجھا، حضرت مولانا محمد عبدالغفور میرانی جامع مسجد فاروق اعظم کے خطیب عبدالمجید ساجد خصوصی نمائندہ ڈلیوالہ بھکر نے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا ہے کہ حضرت لدھیانویؒ کو شہید کرنے والے مجرموں کو پھانسی پر لٹکایا جائے۔

مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ شہادت کا مرتبہ پاکر اپنے مشن میں سرخرو ہوگئے

(مولانا سرفراز خان صفدر)

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) بزرگ عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت پر گہرے رنج و صدمہ کا اظہار کیا ہے اور حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ گزشتہ روز مدرسہ نصرۃ العلوم میں علمأ کرام سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مولانا لدھیانویؒ تو شہادت کا رتبہ پاکر اپنے مشن اور جدوجہد میں سرخرو ہوگئے ہیں مگر ہمارے لئے رنج اور صدمہ کی بات یہ ہے کہ ہم ایک نیک دل، عالم دین، حق کے بے باک ترجمان اور انتہائی بزرگ شخصیت سے محروم ہوگئے ہیں اور بلاشبہ ان کی وفات سے علمأ و دینی حلقوں میں ہونے والا نقصان ناقابل تلافی ہے۔ حضرت شیخ الحدیث نے مولانا لدھیانویؒ کی علمی و دینی خدمات کو سراہتے ہوئے ان کے ساتھ مختلف ملاقاتوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ ایک موقع پر حج کے سفر میں ہم اکٹھے جبل ثور پر چڑھے تھے اور دو دو رکعت نماز ادا کی تھی، انہوں نے بتایا کہ ابھی چند روز قبل مولانا لدھیانویؒ لاہور تشریف لائے تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ سے ملاقات کے لئے بطور خاص گکھڑ آئے تھے اور یہ ان کی آخری ملاقات تھی۔ حضرت مولانا سرفراز خان صفدر نے کہا کہ آج کے دور میں مولانا لدھیانویؒ کی خدمات اور جدوجہد نوجوان علمأ کے لئے مشعل راہ ہے اور علمأ کرام کو اس سے استفادہ کرنا چاہئے انہوں نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت لدھیانویؒ کے درجات جنت الفردوس میں بلند سے بلند فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق سے نوازیں۔ (آمین)

مولانا لدھیانویؒ کو شہید کر کے پاکستان کو سیکولر اسٹیٹ بنانے کی سازش کی گئی ہے

(مولانا فداء الرحمٰن درخواستی)

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) پاکستان شریعت کونسل کے امیر مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے جو ان دنوں کینیڈا کے تبلیغی دورہ پر ہیں، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے وحشیانہ قتل کی شدید مذمت کرتے ہوئے ان کے قاتلوں کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے فون پر پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی سے اس سلسلہ میں تازہ ترین صورت حال پر تبادلہ خیال کیا اور دونوں راہنماؤں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ مولانا لدھیانویؒ کی شہادت پاکستان کو صحیح دینی قیادت سے محروم کرنے اور سیکولر بنانے کی عالمی سازش کا حصہ ہے اور عالمی ایجنسیاں اسی مقصد کے لئے پاکستان میں سرکردہ دینی و علمی شخصیات کے قتل عام کا دائرہ وسیع کرتی جارہی ہیں۔ مولانا فداء الرحمٰن درخواستی نے کہا کہ پاکستان کی اسلامی حیثیت کے تحفظ، عقیدۂ ختم نبوت اور ناموس رسالتؐ کی حفاظت اور ناموس صحابہ کرامؓ کے دفاع کے لئے مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا مشن جاری رہے گا اور علمأ حق اس مقدس مشن کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

تاریخ تحفظ ختم نبوت سیریز 3

جنہیں ختمِ نبوّت سے عشق تھا!

ترتیب و تدوین
محمد طاہر رزاق

وہ عظیم لوگ!

☆ جن کا جینا مرنا ختم نبوت کے لئے تھا۔

☆ جو ساری زندگی سارقانِ ختم نبوت پر شاہین بن کر جھپٹتے رہے

☆ جنہوں نے اپنی کڑیل جوانی کا خون دے کر چراغ ختم نبوت کو روشن رکھا۔

☆ جنہوں نے اپنی لاشوں کا بند باندھ کر مسلمانوں کی نوخیز نسل کو دریائے ارتداد میں ڈوبنے سے بچا لیا۔

☆ جنہوں نے عمر عزیز کی جوانی کی بہاریں جیل کی کال کوٹھڑیوں میں گزار دیں۔

☆ جن کے دست وبازو تو قلم ہو گئے۔ لیکن انہوں نے پرچم ختم نبوت کو گرنے نہ دیا۔

☆ جنہوں نے کالی سڑکوں پر اپنے خون سے ختم نبوت، زندہ باد رقم کیا۔

☆ جنہوں نے جابر حکمرانوں کے ایوانوں میں "لا نبی بعدی" کے نعرے بلند کیے

☆ جنہوں نے قادیانی کافروں کو پاکستانی پارلیمنٹ کے ذریعے بھی کافر قرار دلوایا۔

☆ جو قادیان اور ربوہ میں زلزلے بپا کرتے رہے۔

پڑھیں...... اور قادیانیت کے خلاف جہاد کریں۔

کیونکہ...... شفاعت محمدی کے آپ بھی طالب ہیں۔

بہترین کاغذ، اعلیٰ پرنٹنگ، چہار رنگا خوب صورت ٹائٹل،

صفحات: 208 قیمت :-/80روپے، مجاہدین ختم نبوت کیلئے خصوصی رعایت

عالمی مجلسِ تحفظِ ختم نبوت حضوری باغ روڈ، ملتان

احتساب قادیانیت جلد سوم

مجموعہ رسائل مولانا حبیب اللہ امرتسریؒ

مراق مرزا | عمر مرزا | اختلافات مرزا | بشارت احمد ﷺ

نزول مسیح علیہ السلام | سلسلہ بہائیہ و فرقہ مرزائیہ | مرزائیت کی تردید بطرز جدید

عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا' مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی

مرزائیت میں یہودیت و نصرانیت | مرزا قادیانی نبی نہ (ایک مناظرہ)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں | حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

مرزا قادیانی کی کہانی! مرزا اور مرزائیوں کی زبانی

مرزا غلام احمد رئیس قادیان اور اس کے بارہ نشان

مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں | معجزہ اور مسمریزم میں فرق

سنت اللہ کے معنی مع رسالہ واقعات نادرہ | انجیل برنباس اور حیات مسیح

حضرت عیسیٰ کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ کی زبانی' مرزا کی کذب بیانی

صفحات 544 طباعت و کاغذ عمدہ' کمپیوٹرائز کتابت' رنگین ٹائیٹل' قیمت صرف =/100 روپے

نوٹ : رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔ وی پی نہ ہوگی۔

ملنے کا پتہ : عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان